

Dil Ko Dhadakne Do Novel

Posted on Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

دل کو دھڑکنے دو

رائیٹر: فریال عثمان

زیادہ کچھ نہیں بس کانٹے کے چھنے جتنا درد ہو گا پر نیاں نے انجیکشن بھرتے ہوئے کہا اسامہ کا چہرہ تو انجیکشن کا سن کر ہی فق ہو گیا تھا وہ فوراً بولا

انجیکشن کے بغیر گزارا نہیں ہو سکتا سب کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ آگئی انہیں معلوم تھا وہ انجیکشن سے کتنا ڈرتا ہے طیب نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

ایک فوجی کو انجیکشن سے ڈر لگتا ہے چیخ بڑے افسوس کی بات ہے تم تو گولی کی آواز سن کر بے ہوش ہی ہو جاتے ہو گے ۔

اسامہ فوراً ٹپ کر بولا

فوجی بندوق اور گولی سے نہیں ڈرتا مگر انجیکشن سے ڈر لگتا ہے اور تم تو مجھے بے ہوش ہونے کا نہ ہی کہو یاد نہیں جب کرنل صاحب کا کتا تمہارے پیچھے لگا تھا تو تمہیں تو ہوش ہی نہیں رہا تھا۔ آخر میں اس کا انداز استہزاء یہ ہو گیا تھا

اس کی بات پر سب کو وہ واقعہ یاد آ گیا تھا اور کمرہ ان کے بے ساختہ قہقہوں سے گونج اٹھا طیب طلما کر کچھ بولنے لگا تھا کہ پر نیاں بات بڑھتے دیکھ کر بولی

اچھا اب بس خاموشی سے انجیکشن لگو اور نہ میں زبردستی لگا دوں گی۔

مجھے نہیں لگو انایہ دھمکیاں کسی اور کو دو میرے ساتھ زبردستی کرنے والا کوئی پیدا نہیں ہوا وہ گردن اکڑا کر بولا

صبح ہے پھر! اس نے آنکھوں میں ہی اشارہ کیا تھا وہ تو جیسے اشارے کے ہی منتظر تھے فوراً اسے قابو کر لیا فوزان نے کاندھوں سے ایسے پکڑا کہ وہ ہل نہ سکے طیب بازو کو آگے کر کے بیٹھا تھا تا کہ وہ انجیکشن لگوائے جیسے ہی سوئی نے اس کے بازو کو چھوا اس کی چیخ کمرے میں گونجی انجیکشن لگا کر جیسے ہی وہ ہٹی باقی سب نے بھی اسے چھوڑ دیا اسامہ خونخوار نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے چلایا

میں چھوڑوں گا نہیں تم لوگوں کو زلیلو!

پہلے پکڑتو لو چھوڑنا نہ چھوڑنا بعد کی بات ہے۔ رمشہ مسکراتے ہوئے بولی تو باقی سب بھی ہنسنے لگے جبکہ وہ اپنے بازو کو پکڑ کر بیٹھا رہ گیا۔



تابندہ ہائوس میں دو فیملیز آباد تھیں تابندہ ریاض اور ریاض ملک کے بیٹے اعظم ریاض اور معظم ریاض اور ان کی فیملی اعظم ریاض کی شادی رقیہ سے ہوئی تھی اور ان کے دو بیٹے اسامہ اعظم اور ولید اعظم تھے جبکہ معظم کی شادی اپنی پھوپھو زاد سامعہ سے ہوئی تھی اور ان کے تین بچے دو بیٹے طیب معظم، آفاق معظم اور بیٹی پر نیاں معظم تھی ریاض ملک کی بیٹی سعدیہ معظم کی شادی سامعہ کے بھائی وقار سے ہو چکی تھی اور ان کے دو بچے رمشہ اور فوزان تھے وہ بھی اسی قالونی میں رہتی تھیں بچوں کی آپس میں بہت بنتی تھی اس لیے وہ زیادہ تر یہاں ہی پائے جاتے تھے اعظم اور معظم کا امپورٹ ایکسپورٹ کا اپنا بزنس تھا طیب نے اپنی سٹڈیز کمپلیٹ کرنے کے بعد ان کے ساتھ بزنس جوائن کر لیا تھا جبکہ اسامہ نے آرمی جوائن کی تھی وطن پاکستان سے اسے بہت محبت تھی آفاق، ولید اور فوزان ابھی سٹڈیز کمپلیٹ کر رہے تھے پر نیاں میڈیکل کے فائنل ایئر میں تھی جبکہ رمشہ نے بی اے کے بعد پڑھائی کو خیر باد کہہ دیا تھا اور اب کوکنگ کورس کر رہی تھی پر نیاں کو گھر کی اکلوتی بیٹی ہونے کی وجہ سے بہت اہمیت حاصل تھی وہ اس گھر کو چھوڑ کر نہ جائے اس لیے ریاض صاحب نے اس کا نکاح بچپن میں ہی اسامہ سے کر دیا تھا اور عنقریب رخصتی کا ارادہ تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ لان میں بیٹھی اخبار پڑھ رہی تھی جب لنگڑاتے لنگڑاتے اسامہ وہاں آیا اور دھپ سے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا پر نیاں نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سر اخبار پر جھکا لیا وہ ٹکٹی باندھے اسے دیکھ رہا تھا اس لئے وہ زیادہ دیر اس سے بے خبر نہ رہ سکی اور جھنجھلا کر بولی

کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟

وہ فوراً بولا

تمہارے نادیدہ حسن کو تو بالکل نہیں دیکھ رہا۔

وہ چند لمحے اسے گھورتی رہی پھر چبا چبا کر بولی

میں نے تمہیں دعوت دی تھی کہ آؤ اور مجھے ایسے ٹھریوں کی طرح دیکھو؟

ہو نہہ! وہ ہنکارا بھر کر بولا

تم نے جو کل میرے ساتھ کیا ہے وہ میں بھولوں گا نہیں۔

وہ اسے جواب دینے ہی لگی تھی جب ان کی پوری فوج ادھر آدھمکی وہ انہیں دیکھ کر خاموش ہو گئی وہ فوراً پاس آکر کورس میں بولے

اسلام و علیکم ورحمۃ اللہ یا حبیبی! کیسے ہو اسامہ؟

پرسوں وہ چھٹی پر آیا تھا صبح فجر کی نماز کیلئے جب وہ مسجد گیا تھا تو واپسی پر نہ جانے کیسے گر گیا چھوٹی چھوٹی چوٹیں آئی تھیں بس بایاں پاؤں تھوڑا سا فریکچر ہو گیا تھا وہ ہفتے کی چھوٹی پر آیا تھا جو کہ اب لمبی ہو گئی تھی اس نے کوئی

جواب نہ دیا۔ تب ہی فوزان استفہامیہ انداز میں بولا

کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ محترم اسامہ اعظم انجیکشن سے اتنا ڈرتے کیوں ہیں؟

طیب ٹھنڈی آہ بھر کر بولا

نہ پوچھ بچے یہ بڑی دکھ بھری داستان ہے تیری آنکھوں سے آنسو نکل آئیں گے اور یہاں پر سیلاب آجائے گا۔
ارے نہیں سنائیں میں اس دکھ بھری داستان کو سن کر اس سیلاب میں ڈوبنا چاہتا ہوں۔ فوزان درد بھری آواز
میں بولا۔

بچپن میں ایک دفعہ اسامہ بہت بیمار ہو گیا تھا ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے تو اس نے انجیکشن لگایا اور ایسا لگایا کہ
خون بہنے لگا بس میرے بھائیوں اور بہنوں اس دن کے بعد سے محترم انجیکشن سے ڈرتے ہیں۔ طیب نے
داستان کا اختتام کیا تو سب مصنوعی انداز میں رونے لگے ولید عورتوں کی طرح بین کرتے ہوئے بولا
ہائے میرا بیچارا بھائی جسے ڈاکٹر نے قصائی کی طرح زنج کر ڈالا ہائے ہائے !

بس کر پگلے رولائے گا کیا۔ طیب آنکھوں میں آنسو بھرتے ہوئے بولا جبکہ پر نیاں اور ریشہ کی ہنسی ہی نہیں رک
رہی تھی اسامہ صرف انہیں گھور رہا تھا پھر کچھ دیر بعد بولا

پھاپے کٹنی عورتوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے تم لوگوں نے اور ولی تم تو میرا کے بھائی لگ رہے تھے سچی۔ ولید کا منہ
یہ سن کر ہی بن گیا تھا طیب اس کی شکل دیکھتے ہوئے بولا

ہاں اس کے بھائی تو تم ہی ہو خود کو میرا کہہ رہے ہو کیوں اپنی جنس مشکوک کر رہے ہو آئندہ تمہارے پاس بیٹھنے
سے پہلے بھی سوچنا پڑے گا۔ وہ بول کر قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ پڑا باقی سب کے قہقہے بھی اس کے ساتھ شامل ہو
گئے اسامہ غصے سے اسے پکڑنے کیلئے اٹھا مگر پھر کراہتے ہوئے فوراً بیٹھ گیا وہ انہیں گھورنے اور صبر کرنے کے
سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔



وہ جیسے ہی کالج پہنچی اس کی سانس میں سانس آئی وہ کافی دنوں سے نوٹ کر رہی تھی کہ بلیک کار روز اس کا پیچھا کرتی ہے اسے یہ اپنا وہم لگا تھا مگر آج تو وہ کار کالج تک اس کے پیچھے آئی تھی پہلے اس نے اس معاملے کو اتنا سیریس نہیں لیا تھا پر اب اسے ڈر لگ رہا تھا پتا نہیں کون تھا جو اس کا پیچھا کر رہا تھا وہ سوچ میں گم جا رہی تھی جب راہداری میں کسی سے ٹکرائی اس ٹکر میں اس کا بیگ نیچے گر گیا تھا ہاتھ میں موجود کاغذات سارے فضا میں بکھر گئے تھے اسے شدید غصہ آیا وہ پہلے ہی لیٹ ہو چکی تھی اب یہ بکھیڑ اس نے غصے میں سامنے دیکھا تھا اور بولی اندھے ہو کیا؟ دیکھ کر نہیں چل سکتے اگر آنکھوں کو استعمال نہیں کرنا تو کسی کو ڈونیٹ کر دیجئے۔

سامنے والے نے غور سے اسے دیکھا تھا اور بولا

میرا بھی آپ کے بارے میں یہی خیال ہے کسی کو آنکھیں ڈونیٹ کر دیجئے محترمہ

ہوں! میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ آپ سے بحث کروں کاش کہ جتنے آپ حلے سے مہذب لگتے ہیں اتنے حقیقت میں بھی ہوتے وہ بڑبڑاتے ہوئے کاغذ اٹھا رہی تھی جبکہ وہ شاک میں تھا

www.kitabnagri.com

آپ بتائیں گی مجھے کہ ایسی کون سی نامہذب حرکت کی ہے میں نے؟ ایک چھوٹی سی ٹکر ہوئی ہے جس میں زیادہ قصور آپ کا تھا اور الزام مجھے دے رہی ہیں۔ تھکے لہجے میں استفسار کیا گیا تھا

مجھے آپکے منہ نہیں لگنا اور ہاں لڑکیوں سے ٹکرانے کے یہ طریقے اب بہت پرانے ہو چکے ہیں باز آجائیں ورنہ جوتے کھائیں گے اور تھوڑی سی تمیز تہزیب بھی سیکھ لیجئے۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی جبکہ وہ اس کی

پشت کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے بولا تھا تہذیب تو آپ سے ہی سیکھوں گا اور رہی منہ لگنے کی بات تو یہ تو وقت بتائے گا پر نیاں معظم کہ کون کس کے منہ لگے گا وہ پر اسرار طریقے سے مسکرایا تھا۔



ہم سوچ رہے تھے کہ تم دونوں کی اب شادی کر دی جائے طیب تو کسی کو پسند کرتا ہے تم لوگوں کی شادی کے ساتھ ہی اس کی منگنی کر دیں گے تم کیا کہتے ہو پھر۔

وہ دادا کے پاس آکر بیٹھا تو ادھر ادھر کی باتوں کے بعد انہوں نے پوچھا۔

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں آپ پری سے پوچھ لیں ابھی اس کی سٹڈیز بھی کمپلیٹ نہیں ہوئیں اسے کوئی مسئلہ نہ ہو۔ وہ دھیمے سے بولا۔

اسے کیا مسئلہ ہونا ہے کون سا رخصت ہو کر کسی دوسرے کے گھر جانا ہے اسی گھر میں تو رہنا ہے اور بیٹا! میں مرنے سے پہلے اپنے بچوں کی خوشیاں دیکھنا چاہتا ہوں زندگی کا کیا بھروسہ میں یہ خواہش دل میں لے کر نہیں مرنے چاہتا دادا کی آواز گلو گیر تھی۔

www.kitabnagri.com

کیسی باتیں کر رہے ہیں دادا جان اللہ آپ کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے میری عمر بھی آپ کو لگا دے۔ اسامہ ان کے ہاتھ تھام کر بولا

اللہ نہ کرے میرے بچے کہ مجھے تمہاری عمر لگے بس تم اپنے دادا کی یہ بات آخری خواہش سمجھ کر مان لو۔

میں نے کب آپ کی بات نہیں مانی دادا اب جب اگلی دفعہ آؤں گا تو سہرے کے پھول کھلوا کر ہی جاؤں گا اور مرنے ورنے کی باتیں نہ کریں ابھی تو آپ کو میرے بچوں کے بچوں کو بھی کھلانا ہے وہ شرارت سے بولا .
چل ہٹ شریر! وہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے بولے .



کھانے میں کیا ہے آج؟ وہ ابھی واپس آئی تھی اور چیخ کر کے سیدھا کچن میں آئی .
قیمہ بنایا ہے اسامہ کو پسند ہے نا اس لیے . سامعہ بیگم نے چیخ ہلاتے ہوئے جواب دیا
ابھی کتنی دیر ہے مجھے بھوک لگی ہے . وہ مسکین سی صورت بنا کر بولی تھی
بس دس منٹ اور . اب کے رقیہ بیگم نے جواب دیا تھا اس نے خاموشی سے سر ہلا دیا تب ہی اسامہ کچن میں
داخل ہوا اسے دیکھتے ہی اس نے گنگنا نا شروع کر دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں سنیا سی لوگ بے وفا ہونڈے نے
میں تینوں کدی لوگاں وچ گنیا نہیں
تمہیں بھی بھوک لگی ہے کیا؟ رقیہ بیگم نے اس سے پوچھا تھا
لگی تو نہیں مگر اگر آپ اپنے ہاتھ سے کھلائیں گی تو کھالوں گا . وہ بازوان کے گرد پھیلاتا ہوا لاڈ سے بولا .
رقیہ بیگم بے ساختہ مسکرا دیں تھیں آہستہ سے سے اس کی پیشانی چومی اور بولیں

میں سو مرتبہ کھلاؤں اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے کھلانا پر جب پر نیاں آجائے گی تو پھر تو ماں کے ہاتھ سے کھانا بھول ہی جاؤ گے۔ بات کے آخر میں انہوں نے شرارتی انداز سے پر نیاں کو دیکھا تھا اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور وہ اٹھ کر وہاں سے چلی گئی اسامہ نے حیرانی سے اسے جاتے دیکھا تھا اور بولا

پر نیاں کہیں گئی ہوئی ہے؟ جو آجائے گی اور پری آپ کی جگہ تو نہیں لے سکتی نا آپ تو میری امی ہیں نا.....

آپ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا میری پیاری امی جان!!! لاڈ سے کہا گیا تھا اس کے لہجے پر رقیہ کے ساتھ ساتھ سامعہ بھی مسکرانے لگی تھیں۔

کہیں جارہے ہو کیا؟ اس کی تیاری کو دیکھتے ہوئے سامعہ بیگم نے پوچھا تھا

جی چچی! پھپھو نے بلایا تھا، ادھر ہی جا رہا ہوں وہاں سے ایک دوست کی طرف جانا ہے کھانے پر میرا انتظار نہ کیجیے گا۔ سنجیدگی سے بتاتے ہوئے اس نے فریج سے پانی کی بوتل نکالی تھی اور کھڑے کھڑے ہی پینا شروع کر دیا

رقیہ بیگم نے ناپسندیدگی سے دیکھا تھا اسے۔
www.kitabnagri.com

کتنی دفعہ کہا ہے بیٹھ کر آرام سے گلاس میں ڈال کر پانی پیا کرو یہ کیا گدھوں کی طرح کھڑے کھڑے بوتل منہ کو لگا لیتے ہو۔ وہ اسامہ کو ڈانٹتے ہوئے بولیں تھیں

والدہ! اتنی زحمت کون کرے۔ سینے پر ہاتھ کے کورنش بجاتے ہوئے وہ نہایت ادب سے بولا تھا رقیہ بیگم نے مڑ کر ہلکے سے اس کے جھکے سر پر چماٹ ماری اور کان سے پکڑ کر سیدھا کیا

جلدی واپس آنا اپنے دادا کو تو جانتے ہو تمہارے واپس آنے تک بھوکے رہیں گے اور زیادہ دیر بھوکا رہنا ان کیلئے اچھا نہیں۔ کہتے ہوئے انہوں نے اس کا کان چھوڑا تھا وہ کان سہلاتا ہوا ناراضگی سے بولا

والدہ! یہ بات آپ آرام سے بھی کہہ سکتی تھیں مگر آپ تشدد پسند ہوتی جا رہی ہیں میرے جیسے معصوم بچے پر ظم کرتے ہوئے آپ کا دل زرا ناکانپا آہ خدا! آہ!!!! اتنا ظلم!!!

دونوں ہاتھ فضا میں بلند کر کے وہ ایکٹنگ کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولا اس کے انداز پر دونوں خواتین ہنسنے لگی تھیں اور ہنستے ہوئے بولیں

اپنی اوور ایکٹنگ بعد میں کر لینا تمہاری پھوپھو انتظار کر رہی ہوں گی جاؤ اب۔
جا رہا ہوں۔ وہ بھی ہنستے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔



اتنا تکلف نہ کریں پھوپھو میں کون سا مہمان ہوں۔ پھوپھو کو ٹیبل مختلف چیزوں سے بھرتے دیکھ کر اسے شرمندگی ہو رہی تھی

www.kitabnagri.com

تکلف تو تم نہ کرو اپنا گھر سمجھ کر کھاؤ اور یہ مہمانوں والی بات تم نے خوب کہی مہمانوں کی کوئی شکل اچھی ہوتی ہے جو گھر والوں کی اچھی نہیں ہوتی کہ ساری خاطر مدارت انہی کی کرنی ہے پہلے اپنے پھر دوسرے۔ سعدیہ صوفی پر بیٹھتے ہوئے بولیں

بالکل صبح کہا آپ نے ممّا! اسی لئے میں بالکل ہچکچائے بنا کھا رہا ہوں کہ کون سا اسامہ کی شکل پیاری ہے جو وہ یہ کباب اکیلے اکیلے کھائے۔ فوزان پورا کباب منہ میں ڈالتے ہوئے بامشکل بولا۔

سعد یہ پھپھو اسے گھورتے ہوئے بولی تھیں

شکل تو تمہاری بھی اچھی کوئی نہیں ہے اب بس کر دو کھانا کچھ اسامہ کے کھانے کیلئے بھی چھوڑ دو جب سے یہاں بیٹھے ہو مسلسل بکریوں کی طرح کھاتے جا رہے ہو زرا جو تمہیں اپنے بڑھتے وزن کا خیال ہو پھیل پھیل کر کدھر جا رہے ہو مجھے تو اس اولاد نے پریشان کر کے رکھا ہے پتا نہیں اسے لڑکی کون دے گا؟

مما میرے موٹاپے کیلئے پریشان نہ ہوں اور نہ ہی لڑکی کیلئے جیسے رشتہ کیلئے آسکتا ہے ایسے ہی مجھے بھی کوئی اپنی لڑکی دے ہی دے گا۔ کھانے کے دوران ایک منٹ کورک کر نہایت تسلی سے جواب دیا گیا تھا

ارے لڑکیاں موٹی بھی ہوں تو پیاری لگتی ہیں لڑکے تو پھر ڈھول لگتے ہیں کھا کھا کر تمہیں لوگوں کی نظروں اور طعنوں سے بھی فرق نہیں پڑتا؟ پھپھو سر پکڑ کر بولیں تھیں ان کے ڈھول کہنے پر اسامہ کو بے ساختہ ہنسی آئی تھی مگر اس نے کنٹرول کر لی تھی اور صرف دبی دبی مسکراہٹ سے کام لیا تھا اس کی مسکراہٹ دیکھ کر فوزان کو تپ چڑھی تھی

لوگوں کا تو کام ہی باتیں بنانا ہے اب لوگوں کی پروا کرنے بیٹھا تو میں تو بھوکا ہی مر جاؤں گا..... تیزی سے بولتے ہوئے فوزان نے پکوڑا منہ میں ڈالا تھا اور پھر بولا

اگر لڑکے ڈھول لگتے ہیں موٹے ہو کر تو لڑکیاں ڈھولی لگتی ہیں اور اس وقت آپ مجھے صرف رشتہ کی ماں لگ رہی ہیں میری نہیں۔

اب کی بار اسامہ اپنا قہقہہ نہیں روک سکا۔

چھوڑو اسے بیٹا! یہ اگر کسی کام کا ہوتا تو آج مجھے تمہیں نہ کہنا پڑتا اسے بس ایک ہی کام آتا ہے اور وہ ہے کھانا۔
سعدیہ پھوپھو افسردگی سے بولیں تمہیں فوزان بولنے کیلئے منہ کھولنے ہی لگا تھا کہ پھوپھو نے اسے خاموش کرادیا
مجھے اسامہ سے بات کرنے دو اب۔

کیا بات ہے پھوپھو پریشان ہیں آپ؟ اسامہ انکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

رشتہ کا رشتہ لے کر آئے تھے کچھ لوگ، بظاہر تو اچھے تھے مگر پھر بھی بیٹی کا معاملہ ہے تو چھان بین تو کرنی پڑتی
ہے اسی لیے تمہیں بلایا تھا کہ کچھ معلومات حاصل کر لو فوزان کا حال تو تمہارے سامنے ہے اور پھوپھو تمہارے
ویسے ہی بہت مصروف رہتے ہیں اور آجکل تو ان کی طبیعت بھی تھوڑی خراب ہے اسی لیے ابا جی نے کہا کہ
اسامہ سے کہنا وہ سب دیکھ لے گا اسی لیے تمہیں بلوایا ہے۔ پھوپھو زرا تفصیل سے بولی تھیں۔

آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں میں بھی تو رشتہ کا بھائی ہوں میں سارا معاملہ دیکھ لوں گا آپ بس لڑکے کا نام پتہ بتا
دیں آگے میرا کام ہے پھر۔ اس نے انہیں تسلی دی



خوشی تو دیکھو اس کی ابھی تو صرف رشتہ لے کر جا رہے ہیں کون سا انہوں نے ہاں کر دی ہے اور مجھے لگتا بھی
نہیں ہے کہ وہ تمہیں دیکھنے کے بعد ہاں کریں گے۔ رشتہ نے طنز کرنے کے ساتھ اپنی رائے دینا ضروری سمجھا تھا
اس کی بات پر طیب نے اسے گھورا تھا

اس بات کا کیا مطلب ہوا کہ دیکھنے کے بعد ہاں نہیں کریں گے تمہاری اطلاع کیلئے عرض ہے کہ رائے نے پہلے سے دیکھا ہوا ہے اور جب وہ خود راضی ہے تو اس کے گھر والے بھی مان جائیں گے اور شکل تو میری اتنی پیاری ہے لڑکیاں مرتی ہیں میری پر سنیلٹی پر تمہیں کیا معلوم سڑو عورت۔ طیب گردن اکڑا کر غرور سے بولا تھا جو تم پر مرتی ہیں انہیں سچ میں مر ہی جانا چاہئے رمشہ تمسخرانہ انداز میں بولی تھی۔

اور تم میں ایسا ہے کیا جو تم سے جلوں گی میں۔

ہاں صبح کہہ رہی ہو میرے پاس تمہارے جتنی چربی کی تھیں نہیں ہیں تمہارا اتنے چربی کے پہاڑ پر غرور کرنا بنتا ہے آخر اتنے سالوں کی محنت کے بعد حاصل کیا ہے طیب نے جوابی وار کیا تھا رمشہ بلبلاتا اٹھی تھی پر نیاں اور آفاق کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑنے لگی تھی اسامہ کی نظریں اپنے موبائل کی سکرین پر جمی تھیں اس نے ان کی نوک جھونک پر دھیان نہیں دیا تھا رمشہ اسے جواب دینے لگی تھی کہ سامعہ بیگم کو آتے دیکھ کر خاموش ہو گئی۔

تیار کر لو اپنی تم لڑکیوں کی طرح تمہاری تیاری بھی ختم ہونے میں ہی نہیں آتی پھر دیر ہو جاتی ہے ہمیشہ تمہاری وجہ سے۔ طیب کو کہہ کر وہ واپس چلی گئیں تھیں

ویسے پری ابھی ہمیں شاپنگ شروع کر دینی چاہیے تمہاری شادی کی ٹائم کتنا تھوڑا رہ گیا ہے عین ٹائم پر پھر آدھی چیزیں رہ ہی نہ جائی۔ رمشہ کچھ یاد آنے پر بولی تھی

کدھرا بھی تو پورے تین مہینے پڑے ہیں شادی میں اتنے پہلے سے شاپنگ کر کے کیا کرنا ہے۔ پری اطمینان سے بولی تھی

یار تین ماہ تیزی سے گزر جائیں گے پتا بھی نہیں چلے گا

میں تو کل سے ہی اپنی تیاری شروع کرتی ہوں آخر کو دولہا اور دلہن دونوں کی اکلوتی بہن ہوں تم کتنی لکھ ہونا پری! بچپن میں ہی نکاح، شادی کے بعد بھی اسی گھر میں رہو گی کچھ تبدیل نہیں ہو گا کاش! میرا بھی بچپن میں کسی سے نکاح ہو جاتا پھر ہر عید پر سسرال سے عیدی آتی ہوں میرا نکاح مجھ سے ملنے کے بہانے ڈھونڈتا چلو نکاح نہ سہی منگنی ہی ہو جاتی آہ کاش ششش !!!

رشک سے بولتے بولتے آخر میں اس کا لہجہ حسرت زدہ ہو گیا تھا

اس کی آخری بات ہال میں داخل ہوتے ولید نے سن لی تھی بے ساختہ مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کا احاطہ کیا تھا۔

Kitab Nagri

"ابھی دنیا میں کوئی عقل کا اندھا پیدا نہیں ہوا جو تم سے شادی کرے"

ولید رمشہ کو مخاطب کر کے بولا تھا وہ اور فوزان ایک دوست کی برتھ ڈے پارٹی پر گئے ہوئے تھے

یار ولی! ایسے نہ کہو ایک ایسا اندھا پیدا ہو چکا ہے جو رمشہ جیسے بلڈوزر کے ساتھ زندگی گزارے گا۔ فوزان نے اطلاع دینے والے انداز میں بتایا تھا

تم میرے بھائی ہو یا اس افریقن بندر کے؟ رمشہ غصے سے بولی تھی

مطلب؟؟؟ سب یک زبان ہو کر بولے تھے

مطلب کہ اس کا رشتہ آیا ہے ہو سکتا ہے کہ عنقریب یہ ہماری جان چھوڑ دے تم لوگوں کو اس نے بتایا نہیں؟

نہیں! ہمیں تو نہیں معلوم تم نے مجھے بھی نہیں بتایا رشتہ۔ پری نے شکوہ کیا تھا

میں بتانے ہی والی تھی ویسے بھی ابھی فائسل تو نہیں ہوا نا۔

ہاں عین نکاح کے وقت بتا دینا تھا نا ہم بھی شرکت کر لیتے پھر۔ خفگی سے کہا گیا تھا

فائسل بھی ہو جائے گا انشاء اللہ! اسامہ نے پہلی دفعہ گفتگو میں حصہ لیا تھا

چلو جی! دیکھتے ہیں پھر کس کی قسمت پھوٹنے جا رہی ہے۔ طیب ہاتھ جھاڑتے ہوئے لا پرواہی سے بولا

اپنی بحث میں ان میں سے کسی نے ولید کے چہرے کی طرف نہیں دیکھا تھا جس کے چہرے پر کچھ کھودینے کا

خوف نمایاں ہو گیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



"کیا لگتا ہے تمہیں سب کو رائے پسند آجائے گی؟" اسامہ اسے چھوڑنے جا رہا تھا بانیٹ پر اس کے پیچھے بیٹھے

ہوئے اس نے استفسار کیا تھا

"امید تو ہے۔"

"ہوں! رشتہ کیلئے کس کا رشتہ آیا ہے؟"

"پھپکا کے کوئی دور کے جاننے والے ہیں شاید چچی جانتی ہوں۔"

"تم نے بھی مجھے اس بارے میں نہیں بتایا اگر فوزان نہ بتاتا تو ہم نے تو نکاح کے بتائے ہی کھانے تھے پھر۔"

"مجھے بھی پہلے معلوم نہیں تھا پھپکونے ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے کہا تو مجھے پتا چلا بڑوں کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم تھا۔"

"رمشہ شادی کے بعد چلی جائے گی ہمارے گروپ کا ایک ممبر کم ہو جائے گا میں سوچ رہی ہوں ہم لوگ ایک دوسرے کے بنا کیسے رہیں گے ہم کزنز کے ہوتے ہوئے ہمیں کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی دوست بنانے کی بچپن سے لے کر اب تک جو کیا ساتھ میں کیا تمہیں یاد ہے جب ہم چھوٹے سے ہوتے تھے تو وہ مجھ سے کتنا لڑتی تھی کہ میں نے تم پر قبضہ کیا ہوا ہے کسی اور کا پارٹنر بننے ہی نہیں دیتی اور اب وہ چلی جائے گی وہ سب یادیں چھوڑ کر ہم سب کو چھوڑ کر" وہ نم لہجے میں بولی تھی

روکیوں رہی ہو پاگل!! ابھی تو وہ یہاں ہی ہے ہمارے ساتھ "تم نے تو ایسے رونا شروع کیا ہے جیسے وہ پیادیس نہیں پر اے دیس چلی گئی ہے شکر کرو تمہیں کہیں جانا نہیں پڑ رہا ورنہ تم نے تو رورو کر حشر بگاڑ لینے تھے۔"

"اب ایسی بھی بات نہیں ہے ہم لوگ کبھی جدا نہیں ہوئے نا اس لیے تھوڑا عجیب لگ رہا ہے۔"

"ایک بات تو بتاؤ پری! اگر میں چلا گیا تو تب تم کیا کرو گی؟"

"تم نے کہاں جانا ہے تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گے میں تمہیں کہیں جانے نہیں دوں گی اور اگر کبھی گئے تو پھر میں تم سے کبھی بھی بات نہیں کروں گی ہمیشہ کیلئے ناراض۔"

"جانے والے کو کون روک سکتا ہے پری ڈیئر" اس نے گنگناتے ہوئے کہا تھا

"لو تمہارا کالج آگیا" بریک لگاتے ہوئے اسے بتایا تھا

"تم جا کر دکھاؤ کہیں میں چلا چلا کر ساری دنیا اکٹھی کر لوں گی اور پھر تمہیں میرے پاس لوٹ کر آنا ہی پڑے گا۔" بانیک سے اترتے ہوئے اس نے کہا تھا

"ہا ہا ہا! ابھی گھر بھی نہ جاؤں کیا؟"

"جاؤ کس نے روکا ہے تمہیں پورے دو بجے یہاں موجود ہونے چاہیے ہو تم آئی سمجھ؟"

آگئی محترمہ! اس نے ہنستے ہوئے بانیک اسٹارٹ کی۔

اس کے نظروں سے او جھل ہونے تک وہ وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی اور پھر اندر کی طرف بڑھ گئی۔

قسمت کے فیصلوں سے بے خبر وہ حال میں خوش تھے کون جانے کہ قسمت ان کیلئے کیا فیصلہ کرنے والی تھی؟ کون جانے کہ کس کی بد نظر ان کی خوشیوں کو ننگے والی تھی!

www.kitabnagri.com

دادا جی کے کمرے میں میٹنگ ہو رہی تھی جانے کس بارے میں بات ہو رہی تھی وہ سب ہال میں بیٹھے بظاہر ٹی وی دیکھ رہے تھے مگر ساری حسیات دادا جی کے کمرے کی طرف تھیں بالآخر طیب کا صبر جواب دے گیا اور وہ بے چینی سے بولا

"پتا نہیں کیا فیصلہ ہو گا شام سے ہی سارے دروازہ بند کیے کون سا اجلاس کر رہے ہیں ابھی سات بج رہے ہیں کوئی خبر ہی نہیں کہ اندر ہو کیا رہا ہے۔"

"یہ تو ہمیں تم سے پوچھنا چاہیے کہ آخر رائنا کے گھر ایسا کیا ہوا کہ واپسی پر ہی یہ ہنگامی اجلاس بلانا پڑا۔" آفاق نے مشکوک انداز میں پوچھا

"اور نہیں تو نانا ابا نے آتے ہی ماما کو فون کر دیا کہ ڈنر ہمارے ساتھ کرنا کوئی ضروری بات کرنی ہے میں تو تجسس سے مر رہی ہوں کہ پتا نہیں کیا بات کرنی ہے یقیناً

رائنا کے گھر میں کوئی بات ہوئی ہوگی۔" رمشہ نے بھی اظہار خیال کیا

تب ہی دادا کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا سب سے پہلے پھپھو باہر نکلیں تھیں ان کا چہرہ خوشی سے متمتار ہا تھا

ان کے پیچھے ہی باقی سب بھی باہر نکل آئے سب خاموش تھے سب سے آخر میں دادا جی باہر نکلے تھے خواتین کچن کی طرف بڑھ گئیں جبکہ مرد حضرات نے وہیں ڈیرہ لگا لیا تھا وہ سب سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کہ آخر ہوا کیا ہے؟

www.kitabnagri.com

~~~~~

"آخر بات کیا ہوئی ہے اتنے ہنگامی طور پر دادا جی نے پھپھو کو بلایا اور تم نے تائی امی کا چہرہ دیکھا تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ روئی ہوں۔" چاند کی چاندنی میں وہ اور اسامہ لان میں ٹہل رہے تھے

"کچھ کہہ نہیں سکتے کہ کیا بات ہوئی ہے ہو سکتا ہے ہماری شادی کے بارے میں بات ہو رہی ہو جو بھی ہے صبح تک پتا چل جائے گا۔" وہ لا پرواہی سے بولا

"تو ہماری شادی میں تائی امی کے رونے کی کیا وجہ ہوئی بھلا۔"

"ہاں! رونا تو مجھے چاہئے آخر کو میری شادی تم سے ہو رہی ہے" وہ اسے شرارتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

"مطلب کیا ہوا تمہیں نہیں کرنی مجھ سے شادی؟" وہ چلتے چلتے رک کر اس کی طرف پلٹی تھی

"میرے کرنے نہ کرنے سے کیا ہو گا سب نے قربانی کا بکرہ بنا تو دیا ہے مجھے اب تو زنج کرنے کی دیر ہے" وہ اب بھی سنجیدہ نہیں تھا

"اگر یہ بات ہے تو نہ کرنا شادی کسی نے مجبور تو نہیں کیا"

"کر تو دوں پھر اپنے چچا کا خیا آجاتا ہے کون کرے گا ان کی پاگل بیٹی سے شادی؟ کیا ساری زندگی وہ اس بوجھ کو برداشت کریں گے؟"

پاگل کسے کہا ہے تم نے؟ گھورتے ہوئے زور سے بازو پر چماٹ ماری تھی

"آہ! ظالم لڑکی اپنے مجازی خدا پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے تمہیں زرا شرم نہ آئی دیکھنا وہ لگے گا تمہیں۔" اسامہ کراہتے ہوئے بولا تھا

"وہ کیا؟"

"پاپ لگے گا تمہیں گستاخ لڑکی!"

"شٹ اپ!!!!!!" وہ ہنس دی تھی

چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھنے کے بعد گمبھیر لہجے میں بولا تھا

"میں یہ نہیں کہوں گا کہ تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا یا کسی فلمی ہیرو کی طرح چاند تارے توڑ کر لانے کے وعدے کروں گا میں صرف اتنا کہوں گا کہ جب بھی تمہیں تکلیف ہوگی جب بھی تمہیں میری ضرورت ہو گی میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں گا ہر گھڑی ہر لمحے۔"

وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے اس نے نظریں اٹھا کر اسامہ کی طرف دیکھا

"پتا ہے بچپن سے میں نے اپنے نام کے ساتھ تمہارا نام سنا ہے اپنے ساتھ تمہارے حوالے کی اتنی عادت ہو گئی ہے کہ مجھے اپنا آپ اس کے بنا ادھر اور لگتا ہے چاند تارے چاہیے بھی نہیں ہیں مجھے بس یہ حوالہ، یہ نام تا عمر چاہیے مجھے تمہارا ساتھ چاہیے ہے بس !!!"

وہ محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اس کی نظروں میں موجود وارفتگی اس کے رخسار سرخ ہوئے تھے اس کا دھیان خود پر سے ہٹانے کو بولی

www.kitabnagri.com

"مگر یہ بھی نہ سمجھنا کہ مجھے بالکل کچھ نہیں چاہیے ہر ماہ تمہاری پے میں سے آدھا حصہ میرا ہو گا سن رہے ہونا؟"

"جو حکم مسز! ہاں میں تو بھول ہی گیا تھا میں تمہارے لیے یہ لایا تھا۔" پاکٹ میں سے سنہرے کاغذ میں لپیٹی کوئی چیز نکالی تھی

"کیا ہے یہ؟"

"خود ہی دیکھ لو۔" اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے آہستہ سے بولا تھا

سفید اور سرخ موتیوں سے سجاخو بصورت سانس سے ڈیزائن کا برسلٹ تھا وہ مسکرا دی تھی  
"ہم دونوں کی پسند کا کمر۔"

"ہوں! ویسے شاپ سے گزرتے ہوئے نظر پڑ گئی مجھے اچھا لگا تو تمہارے لیے خرید لیا تمہیں پسند آیا؟"

"بہت پیارا ہے لائے ہو تو پہنا بھی دو۔" اپنی کلائی اس کے سامنے کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی تھی نرمی  
سے اس کی کلائی تھامتے ہوئے اس نے پہنا دیا تھا دور آسمان پر چمکتا چاند اس محبت پر مسکرا دیا تھا

~~~~~

"ہیلو! کون بات کر رہا ہے؟" وہ واش روم سے نکلی تو اس کا فون بج رہا تھا کوئی ان نون نمبر تھا یہ سوچ کر کہ شاید
کوئی جاننے والا نہ ہو اس نے کال اٹینڈ کر لی تھی۔

www.kitabnagri.com

"مس تمیز! آج آپ کالج کیوں نہیں آئیں کہیں مزاج تو نہیں خراب؟" دوسری طرف سے آنے والی آواز
اسے سنی سنی لگ رہی تھی مگر یاد نہیں آ رہا تھا کہ ہے کون؟

"سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں شاید آپ نے رونگ نمبر ڈائل کر دیا ہے۔" وہ کال کاٹنے والی تھی جب
دوسری طرف سے کہا گیا "رونگ نمبر نہیں ہے پر نیاں معظم بات کر رہی ہیں نا آپ؟"

"جی! مگر آپ کون؟"

"اتنی جلدی بھول گئیں آپ مجھے ابھی چند روز پہلے ہی تو ٹکراؤ ہوا تھا ہمارا۔" یاد دلایا گیا تھا
"خیر خاکسار کو ارسلان جٹ کہتے ہیں امید اب آپ کو یاد رہے گا۔"

ٹکراؤ سے اسے وہ بد تمیز سا شخص اور اپنا پیچھا کرتی بلیک ہنڈ اسوک یاد آگئی تھی کافی دنوں سے وہ نوٹ کر رہی
تھی کہ بلیک کر کی کار اس کا پیچھا کرتی ہے کالج سے گھر اور گھر سے کالج تک وہ ہمیشہ اس کی وین کے پیچھے پیچھے
ہوتی ہے مگر اس نے دھیان نہیں دیا تھا مگر آج اس شخص کی ہمت اتنی بڑھ گئی تھی کہ اس نے اسے کال تک کر
دی تھی اس نے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا تھا

"مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کون ہیں اور نہ مجھے آپ کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے دوبارہ مجھے
کال مت کیجیے گا۔" اس نے غصے سے کال کاٹ دی تھی

~~~~~

"امی اس میں اتنا رونا کی کیا بات ہے رمشہ اور عائشہ آپ کیلئے دونوں برابر ہونی چاہئیں۔" وہ کب سے انہیں  
سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ تھیں کہ مسلسل روئے چلی جا رہیں تھیں

"نہیں ہیں برابر تمہارے ماموں سے بات کر چکی تھی میں اب کتنا ناراض ہوں گے وہ۔"

"تو آپ سے کس نے کہا تھا کہ ابو سے اور دادا سے پوچھے بنا ماموں سے بات کر لیں غلطی تو آپ کی ہی ہے آپ کو  
ابو سے مشورہ لینا چاہیے تھا پھر بات کرنی چاہیے تھی۔"

"کیا مجھے اپنی اولاد کی زندگی کا فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے؟ پہلے تمہارا نکاح پر نیاں سے کر دیا میں کچھ نہیں بولی اور اب رمشہ کا رشتہ ولید سے طے کر دیا چلو پر نیاں بہت اچھی تھی مگر رمشہ میرے اتنے قابل بیٹے کیلئے وہی رہ گئی ہے کیا؟" وہ روتے ہوئے بولیں تھیں

"رمشہ بھی اچھی ہے آپ ایسا کیوں سوچ رہی ہیں ام از کم میں آپ کو ایسا نہیں سمجھتا تھا آپ تو بہت پیار کرنے والی ہیں ایسا سوچ سوچ کر اپنا دل کیوں خراب کر رہی ہیں آپ یہ سوچیں کہ رمشہ ولید کی خود کی پسند ہے وہ اس کے ساتھ خوش رہے گا رمشہ آپ کی آنکھوں کے سامنے پلی بڑھی ہے اچھی لڑکی ہے ہمارے گھر کے ماحول کو سمجھتی ہے جہاں تک عائشہ کی بات ہے تو وہ ہمارے گھر میں ایڈجیسٹ نہیں کر پائے گی نہ ہی ولید سے اس کا مزاج ملتا ہے اللہ اس کے نصیب بھی اچھے کرے گا آپ کھلے دل و دماغ سے سوچیں اور ان کی خوشی کیلئے دعا کریں۔" وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولا تھا وہ سمجھیں تھیں یا نہیں مگر اثبات میں سر ضرور ہلادیا تھا

~~~~~

"اندر ہی اندر یہ سب چل رہا تھا اور ہمیں کان و کان خبر نہیں ہوئی۔" آفاق ابھی تک شاک میں تھا صبح ہی انہیں پتہ چلا تھا کہ طیب کی شادی بھی اسامہ کے ساتھ ہوگی اور اس کے سسرال والے ایک مہینے کے اندر اندر شادی کرنا چاہ رہے تھے اتنے شارٹ نوٹس پر شادی کی تیاری بہت مشکل تھی وہ بھی ایک نہیں دو دو کی اور ساتھ میں ولید نے رمشہ سے شادی کی خواہش ظاہر کی تھی جو کہ بخوشی مان لی گئی تھی اور سب سے زیادہ حیرت کی بات بھی یہی تھی

"تو اس میں اتنا شور کرنے کی کیا بات ہے اچھا ہے نامسٹر بیوٹی کو مس بمپر مل جائے گی پرفیکٹ کپل ان ادر ورڈز رب ملائی جوڑی۔" طیب نے اطمینان سے کہا

"ہاں یہ تو ہے پر ہمیں خبر کیوں نہیں ہوئی یا تو ہم بہت بے وقوف ہیں یا ولید بہت اسمارٹ ہے کیسے ہماری ناک کے نیچے رمشہ سے محبت فرما رہے تھے اور ہمیں خبر ہی نہیں ہوئی۔"

"دونوں باتوں کا مطلب ایک ہی ہے کہ تم بہت بے وقوف ہو مجھے پہلے ہی اندازہ تھا کہ دادار مشہ کی شادی تم میں سے ہی کسی کے ساتھ کریں گے اور فائنٹی دیکھو میرا اندازہ" وہ فخریہ انداز میں بولا تھا

"ہاں اتنے جو تم آسٹرو لو جسٹ ہونا جو تمہیں سب معلوم تھا اگر تھا بھی تو ہمیں کبھی بتایا تو نہیں بڑا اندازہ تھا تمہارا۔" اس نے طنزیہ انداز میں کہا تھا طیب کا دھیان موبائل کی طرف تھا اس نے شاید سنا نہیں یا پھر جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔

~~~~~  
Kitab Nagri

وہ جیسے ہی کالج پہنچی تھی یکدم سے جانے وہ کہاں سے اس کے سامنے آیا تھا ایک لمحے کو تو وہ ڈر گئی مگر پھر اسے شدید غصہ آیا کل سے اس انسان نے اسے اتنی کالز اور میسجز کیے تھے کہ وہ ناک تک عاجز آگئی تھی

"ہائے مس پری! آپ میرے میسجز کا جواب کیوں نہیں دے رہیں اور نہ ہی کال اٹینڈ کر رہی ہیں؟" اسے نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے پوچھا گیا تھا

"اور آپ اتنے ڈھیٹ ہیں کہ میرا اتنا انور کرنے کے باوجود مسلسل کالز کرتے رہے۔" وہ تپے ہوئے لہجے میں بولی تھی

"ہاں شکریہ! آپ آگے چل کر اس سے زیادہ ڈھٹائی کا مظاہرہ دیکھیں گی خیر آپ کل آئیں نہیں طبیعت تو ٹھیک تھی نہ آپ کی؟" مسکراتے ہوئے پوچھا تھا

"آپ کون ہوتے ہیں مجھ سے پوچھنے والے اور میرا نمبر کہاں سے لیا آپ نے؟"

"میں آپ کا مستقبل قریب میں ہونے والا ہسپینڈ ہوں اور نمبر معلوم کرنا کون سا مشکل کام ہے۔" پینٹ کی جیبوں سے ہاتھ ڈالتے ہوئے اطمینان سے کہا گیا تھا پری کے تو تلوؤں پر لگی اور سر پر بجھی پھر غصے سے بولی

"اگر نام اور نمبر معلوم کر لیا تھا تو اتنا بھی پتا ہو گا کہ" میرا نکاح ہو چکا ہے اور اگلے ماہ میری شادی ہے آپ میرے ہسپینڈ تو نہیں بن سکتے مگر میرے ہسپینڈ کے سالے ضرور بن سکتے ہیں۔" وہ بول کر آگے بڑھ گئی تھی جبکہ وہ وہیں ساکت کھڑا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہ تمہارے لیے!" ولید نے سر جھکا کر چاکلیٹ رمشہ کی طرف بڑھائی تھی اس کے لینے کے بعد جیسے ہی اس نے سر اٹھایا چاکلیٹ رمشہ کی بجائے فوزان کے ہاتھ میں تھی اور ان سب کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ تھی ولید تیزی سے فوزان پر جھپٹا تھا جو کہ چاکلیٹ کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے بولا تھا

"ویسے تو یہ چاکلیٹ کھاتا نہیں مگر تم نے اتنے پیار سے دی ہے تو انکار کر کے تمہارا دل نہیں توڑوں گا۔"

"کس نے دی ہے تجھے موٹے واپس کر میری چاکلیٹ" ولید چلاتے ہوئے دوبارہ اس پر جھپٹا تھا وہ تیزی سے چاکلیٹ اس کی پہنچ سے دور کرتے ہوئے بولا تھا

"دی ہوئی چیز واپس نہیں لیتے۔" کہنے کے ساتھ ہی اس نے چاکلیٹ منہ میں ڈال لی تھی

مجھے نہیں دی تھی پر میری بہن کو تو دی تھی نا وہ کھائے یا میں کھاؤں ایک ہی بات ہے ہیں نارمشہ؟ منہ تیزی سے چلاتے ہوئے اس سے تائید چاہی تھی جبکہ ولید اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا

"جی نہیں! رمشہ تڑخ کر بولی تھی تمہارے پیٹ کا دوزخ بھرتا بھی ہے کہ نہیں ابھی ایک درجن کیلے ٹھونس کر آئے ہو اور اب یہ چاکلیٹ۔"

ہاں تو وہ کیلے تو تھے یہ چاکلیٹ تھی اور ویسے بھی کیلے میں نے آدھا گھنٹہ پہلے کھائے تھے۔"

رہنے دے یا رتو نے پانچ منٹ پہلے کھا کر بھی یہی کہنا ہے کہ کل کھایا تھا۔" طیب ہنستے ہوئے بولا تھا

"تو تم کیوں جلتے ہو اپنے نصیب کا کھاتا ہوں کون سا تمہارا کھاتا ہوں۔" وہ ڈھٹائی سے بولا تھا

"ہاں اور اس نصیب میں دوسروں کا نصیب بھی شامل ہوتا ہے۔" اسامہ نے بھی حصہ لیتے ہوئے کہا تھا اس کی

بات پر فوزان کا منہ بن گیا تھا اسے کوئی جواب نہیں سوچا تھا اس لیے وہ چپ کر کے بیٹھ گیا تھا جبکہ اس کی

حالت پر وہ سب ہنس دیئے تھے

~~~~~

"تم جارہے ہو؟" کمرے میں داخل ہوتے اس نے بے چینی سے پوچھا تھا وہ جو بیگ میں اپنی چیزیں رکھ رہا تھا پلٹ کر اسے دیکھا تھا

"ہاں! لیکن تھوڑے سے دنوں کیلئے جارہا ہوں جلد ہی آ جاؤں گا تمہیں ساتھ لے جانے کیلئے۔" بیگ کی زپ بند کرتا وہ اطمینان سے بول رہا تھا

"دادا سے بات کی تھی میں نے شادی کے بعد میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں اور وہ مان گئے ہیں۔"

"اور باقی سب؟ اور میرا ہاؤس جاب؟" وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی

"باقیوں کو منانا دادا کا کام ہے اور ہاؤس جاب تو وہاں بھی ہو سکتا ہے میری اگلی پوسٹنگ کسی شہر میں ہوگی تب تک تم مینٹلی پریپیر ہو جانا۔"

"میں نہیں جاؤں گی میں تمہیں بھی نہیں جانے دوں گی تم نہ جاؤنا۔" اس کی آنکھوں میں امید تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جب بھی مجھے جانا ہوتا ہے تم ہمیشہ یہی کہتی ہو نہ جاؤنا اب تک ہمیشہ رو کر رخصت کرتی ہو کب عادی ہونا ہے تم نے میرے جانے کا؟" آخر میں اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی تھی

"تم وہاں ہوتے تو میرا دل تکلیف میں ہوتا ہے ایک بے چینی ہوتی ہے جو میرے دل کو اپنے حصار میں لے لیتی ہے جانے کیوں ہر فون کی بیل پر میرا دل سکڑ کر پھیلتا ہے کہ کہیں.... وہ رودی تھی" تمہیں پتا ہے کھونے سے زیادہ کھودینے کا خوف جان لیوا ہوتا ہے تم وہاں ہوتے ہو تو میرا دل تمہیں کھودینے کے خوف سے لمحہ لمحہ مرتا

ہے ایک لمحہ مجھے صدیوں کے برابر لگتا ہے میرا دل ہر وقت تمہاری خیریت کی دعا مانگتا ہے میں بے سکون ہو جاتی ہوں میرے کان تمہاری آہٹوں کے منتظر ہوتے ہیں میری آنکھیں تمہیں دیکھنا چاہتی ہیں میں جانتی ہوں تمہارا جانا ضروری ہے پر پھر بھی میں تمہیں روک لینا چاہتی ہوں تم م م م..... اس کی ہچکی بندھ گئی تھی وہ جو اسے سن رہا تھا آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگا لیا تھا اس کا رونا اسے تکلیف دے رہا تھا

"ششش! اب بس رونا نہیں ہے میں سب جانتا ہوں تمہاری تکلیف تمہاری تڑپ سب جانتا ہوں پر کیا تم ان ماؤں کی تکلیف جانتی ہو جنہوں نے اپنے اکلوتے لختِ جگر کھوئے ہیں کہتے ہیں اولاد کا دکھ ماں باپ کی کمر توڑ دیتا ہے پر تم جانتی ہو اپنے بیٹوں کو کھونے کے بعد بھی اس زمیں کی مائیں ایسے مسکراتی ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ان بے دل تکلیف سے پھٹتے ہیں پر پھر بھی ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہوتی ہے تم اس مالی کا دکھ سمجھتی ہو جو اپنی ساری زندگی لگا کر ایک چھوٹے سے پودے کو پروان چڑھاتا ہے کہ جب وہ درخت بنے گا تو اس کے سائے میں بیٹھے گا اور جب وہ وقت آتا ہے تو کوئی ظلم لکڑھارا آکر اس درخت کو بے رحمی سے کاٹ کر چلا جاتا ہے اس مالی کی عمر بھر کی ریاضت ضائع چلی جاتی ہے مگر وہ پھر بھی مطمئن ہوتا ہے کہ اس کی محنت سے کسی اور نے فائدہ اٹھایا تمہیں پتا ہے جب میں نے آرمی جوائن کی تھی تو میں سوچتا تھا واپس چلا جاؤں مجھے کیا ضرورت ہے اتنی سختیاں برداشت کرنے کی اس وقت ایک انسان نے سکھایا تھا کہ اس وطن کو ضرورت ہے ہماری اس مٹی کا قرض ہے ہم پر اس نے بتایا تھا کہ اگر ہر کوئی یہ سوچنا شروع کر دے کہ مجھے کیا ضرورت ہے اپنا آرام سکون دوسروں کیلئے خراب کرنے کی تو اس ملک کی اتنی عوام جو راتوں کو ہمارے بھروسے سکون سے سوتی ہے ان سب کا سکون ختم ہو جائے یہ ملک ہی ختم ہو جائے وہ آزادی جسے حاصل کرنے کیلئے اتنی قربانیاں دی گئیں ہیں وہ آزادی ختم ہو جائے وہ قربانیاں ضائع ہو جائیں..." وہ چند لمحوں کیلئے رکا تھا پھر دوبارہ بولنا شروع کیا

"موت تو برحق ہے نامرنا تو ہے ہی ہمیں آج نہ سہی کل سہی تو کیوں نا اس ملک کیلئے جان دیں اس دھرتی کا قرض اتاریں اور آنے والی نسلوں کو ایک آزاد پر سکون سر زمین دیں اور انہیں قربانی کا درس دیں نا کہ خود غرضی کا ویسے بھی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہوتی ہے تمہیں پتا ہے میں نے ایسے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے اپنے نو مولود بچوں کو دیکھا تک نہیں ہوتا اور وہ جام شہادت نوش کر لیتے ہیں ان کی آنکھوں میں بھی کئی خواب ہوتے ہیں پر وہ اپنے دوسروں کے خوابوں کی تکمیل کیلئے قربان کر دیتے ہیں ان کی بیویاں ان کی مائیں ان کی راہ تک رہی ہوتی ہیں مگر وہ لوٹ کر نہیں جاتے وہ اپنا خون دوسروں کے بچوں کے آرام و سکون کیلئے قربان کر دیتے ہیں اور ان کی فیملیز کا حوصلہ دیکھو ان کی بیویاں کہتی ہیں مجھے فخر ہے کہ میں شہید کی بیوہ ہوں اور اپنے بیٹوں کو بھی قربان ہونے کیلئے بھیج دیتی ہیں مگر ان کی آنکھوں میں چھپا کرب دیکھو تو کلیجہ پھٹ جاتا ہے انتظار انہیں بھی ہوتا ہے تکلیف انہیں بھی ہوتی ہے دعائیں وہ بھی کرتی ہیں لیکن کیا وہ رکنے کیلئے کہتی ہیں؟ نہیں وہ تو خود بھیجتی ہیں قربان ہونے کیلئے تم بھی میرا حوصلہ بڑھاؤ مجھے بتاؤ کہ مجھے کمزور نہیں پڑھنا ہے تمہیں میری طاقت بننا ہے میری کمزوری نہیں

میری پری کوئی کسی سے کم ہے کیا؟" اسے سامنے کیے وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا مگر اس کی آنکھیں نم تھیں اس نے نفی میں سر ہلایا تھا اس نے نرمی سے اس کی پیشانی چومی تھی اور دھیمے لہجے میں بولا تھا "جانے والوں کو دعاؤں کے سائے میں رخصت کرتے ہیں نا کہ آنسوؤں کی بارش میں۔" اسے آہستہ سے چھوڑ کر وہ کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ وہ وہیں کھڑی اس کی موجودگی کو محسوس کر رہی تھی۔

~~~~~

فل یونیفارم میں جانے کیلئے وہ سب سے مل رہا تھا تائی امی کی آنکھیں نم تھیں دادا جی اسٹک کے سہارے کھڑے مسکرا رہے تھے مگر ایک ان دیکھا خوف ان کی آنکھوں میں بھی تھا

"یہ اسامہ ہے ہی ہینڈ سم یا پھر یونیفارم پہنے لگتا ہے۔" رمشہ اس کے کان میں گھسی پوچھ رہی تھی اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا پر ساتھ کھڑے آفاق نے اس کی منمنناہٹ سن کر کہا تھا

"یہ وردی کا حسن ہے جو سر چڑھ کر بولتا جو عام سے عام انسان کو بھی خاص بنا دیتا ہے۔"

اس کا جواب سن کر پری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی تھی جبکہ رمشہ اب آفاق سے کہہ رہی تھی

"زندگی میں پہلی دفعہ مجھے تمہاری کوئی بات اچھی لگی ہے"

سب سے مل کر وہ اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا چند لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے تھے پھر وہ جھک کر ساتھ کھڑی رقیہ بیگم سے بولا تھا

"پری کا خیال رکھیے گا میرے لیے یہ سوچ کر کہ اس کی تکلیف سے آپ کے بیٹے کو تکلیف ہوتی ہے۔" کہہ کر وہ پلٹ گیا تھا ولید نے کار اسٹارٹ کی تھی فرنٹ ڈور کھول کر وہ بیٹھ رہا تھا جب اس نے ایک دفعہ پلٹ کر دیکھا تھا اس کی نظریں اس کی نظروں سے ملی تھیں وہ اسے کوئی پیغام دے رہیں تھیں پر کیا؟ وہ سمجھ نہیں پائی تھی اس نے نظروں کا رخ موڑ لیا تھا اور پھر وہ چلا گیا تھا اس کی نظریں دھول اڑاتی کار کے ٹائروں پر تھیں سب اندر چلے گئے تھے مگر وہ لمحہ بہ لمحہ دور ہوتی کار کو دیکھ رہی تھی جانے کیوں اس کے دل نے کہا تھا کہ اس مسافر نے اب لوٹ کر نہیں آنا۔

~~~~~

آج طیب کے سسرال والے کھانے پر آرہے تھے تو سب تیاریوں میں مصروف تھے رمشہ اور اس نے کچن سنبھالا ہوا تھا جبکہ باقی دونوں خواتین حال کی صفائی کر رہیں تھیں

"اس کے سسرال والوں کو کیا پڑی تھی کھانے پر آنے کی پہلے اتنی جلدی شادی کا شوشہ چھوڑا اور اب ان کیلئے ضیافت کا اہتمام کرو شادی میں پہلے ہی اتنا کم ٹائم رہ گیا ہے اور ان کے چونچلے ہی ختم نہیں ہو رہے۔" سلاد کاٹتے ہوئے رمشہ نے جلے ہوئے انداز میں کہا تھا

"میں کیا کہہ سکتی ہوں ویسے طیب کے سسرال والے بھی عجیب ہی ہیں پہلی دفعہ میں ہی ہاں کہہ دی اور پھر جلدی شادی کا شور مچا دیا۔" وہ بریانی کو دم دیتے ہوئے بولی تھی

"ہوں! اور رائنا میڈم بھی ساتھ آرہیں ہیں بھلا کون سی لڑکی شادی کے اتنے قریب اپنے سسرال جاتی ہے۔"

"دیکھتے ہیں میرے بھائی کی پسند کیسی ہے؟" وہ چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولی تھی

"لکھو اے رکھ لو تمہیں رائنا کو دیکھ کر شدید قسم کی مایوسی ہونے والی ہے۔" کھیرے کا قتلہ منہ میں ڈالتے ہوئے اطمینان سے کہا گیا تھا اس نے بس کندھے اچکانے پر اکتفا کیا تھا۔

~~~~~

چند دن کی خاموشی کے بعد پھر سے اس کی کالز آنے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا تنگ آکر اس نے نمبر ہی بلاک لسٹ میں ڈال دیا تھا اور اب وہ ایک نئے نمبر سے اسے کالز کر رہا تھا

"کیا تکلیف ہے تمہیں؟" نمبر دیکھے بنا اس نے کال اٹینڈ کی تھی پر دوسری طرف سے آتی آواز پر ایک لمحے کو وہ شرمندہ ہو گئی تھی پھر بولی

"ایک رانگ نمبر تنگ کر رہا تھا میں سمجھی اسی کی کال ہے۔"

"تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟" دوسری طرف سے سنجیدگی سے پوچھا گیا تھا

"اتنی کون سی بتانے والی بات تھی ابھی نمبر بلاک لسٹ میں ڈال دیتی ہوں۔" وہ اطمینان سے بولی تھی مگر اس کے اطمینان کو دوسری طرف سے آنے والے جواب نے غارت کر دیا تھا

"کتنے دنوں سے تنگ کر رہا ہے؟ تمہیں آئندہ جو بھی بات ہو گی تمہیں مجھے بتانی ہے چاہے عام ہو چاہے خاص۔"

"اف! چھوڑو اسے تم بتاؤ کیسے حالات ہیں وہاں کے اور تم کیسے ہو؟" وہ جھنجھلاتے ہوئے پوچھ رہی تھی

"حالات اچھے نہیں ہیں تم دعا کرو اور گیسٹ چلے گئے کیا؟"

"ہوں میں تو ہر وقت کرتی ہوں تمہارے لئے تم بھی اپنا خیال رکھا کرو۔" وہ فکر سے پُرجے میں بولی تھی

"طیب کے سسرال والے کیسے لوگ ہیں اور رانا کیسی ہے؟ ہماری فیملی میں ایڈجیسٹ ہو جائے گی؟"

"رانا اچھی ہے پر اس کی امی کافی چالاک عورت ہیں جتنی دیر یہاں بیٹھی رہیں یہی کہتی رہیں کہ ان کی بیٹی کو جوائنٹ فیملی سسٹم میں رہنے کی عادت نہیں ہے مشکل ہے کہ رانا ہماری فیملی میں ایڈجیسٹ ہو سکے" وہ پرشانی سے بول رہی تھی

"اور اس کی بہنیں وہ تو ایسا لگتا تھا اپنے گھر میں آئی ہوئی ہیں ایسے گھوم پھر رہیں تھیں پتا نہیں دادا ابا کیسے مان گئے اس رشتے کیلئے"۔

"ہو جائے گی ایڈجیسٹ تم فکر نہ کرو اور طیب کی شادی راتنا سے ہونی ہے نہ کہ اس کی امی بہنوں سے تھوڑی ہونی ہے اور تیاریاں کہاں تک پہنچیں ہیں؟ تم نے ویڈنگ ڈریس لے لیا؟" وہ تسلی آمیز لہجے میں بولا تھا

تیاریاں تو ابھی شروع ہوئیں ہیں روز روز شاپنگ پر جاتی ہیں صبح کالج اور شام کو ان کے ساتھ پورا مال گھماتی ہیں میری تو حالت ہی خراب ہو گئی ہے اور ویڈنگ ڈریس کل ہی فائنل کر کے آئی تھی ڈیپ ریڈ کلر کا ڈریس پسند کیا ہے میں نے۔" وہ اسے بتاتے ہوئے کہہ رہی تھی دوسری طرف سے اسامہ کے ہونٹوں پر اس کی بات سن کر مسکراہٹ آگئی تھی

"تو میری پسند کے کلر کا ڈریس چوز کیا ہے مسز نے"۔

"تو جس کیلئے پہننا ہے اس کی پسند کا ہی ہونا چاہیے نا۔" وہ بھی مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی دھیمے دھیمے رات گزر رہی تھی اور وہ جھولے پر بیٹھی مسکراتے ہوئے اس سے باتیں کر رہی تھی

www.kitabnagri.com

~~~~~

"یہ والا ڈریس دیکھو کتنا پیارا ہے اور کلر بھی تم پر اچھا لگے گا یہی فائنل کر لو" وہ اور رمشہ آج شاپنگ پر آئیں تھیں اور پچھلے ایک گھنٹے سے رمشہ اسے گھما رہی تھی اسے کچھ پسند ہی نہیں آرہا تھا

"ہے تو اچھا پر دیکھو اس میں زیادہ موٹی لگوں گی۔" ڈریس کو ساتھ لگاتے ہوئے اس نے تائید چاہی تھی

"معاف کر دو مجھے اب تم شادی میری ہے اور تیاری تم کر رہی ہو ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ تم خود کی شاپنگ چھوڑو اور میری مدد کرو لیکن نہیں تمہیں تو خود کیلئے ہی کچھ پسند نہیں آرہا۔" وہ عاجز آگئی تھی اس سے

"شادی بھلے سے تمہاری ہے مگر میں تمہاری اور دولہا کی اکلوتی بہن ہوں سب تمہارے تمہارے ساتھ ساتھ میری تیاری بھی دیکھیں گے اور تم تو ویسے بھی پیاری ہو جو بھی پہنوا چھا لگتا ہے مجھے دیکھ کر خریدنے پڑتے ناکہ کون سے مجھ پر سوٹ کریں گے۔" وہ تفصیل سے بولی تھی

پیارے ہونے کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ میں اپنی شاپنگ لی نہ کروں اور تمہارے ساتھ ہی مٹر گشت کرتی رہوں تم خریدو جو خریدنا ہے میں جیولری والی سائیڈ پر جا رہی ہوں۔" کہہ کر وہ دائیں طرف مڑ گئی تھی وہ جھمکے دیکھ رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے آہٹ کا احساس ہوا پلٹ کر دیکھا تو اسے پایا وہ گہری سانس بھر کر بولی "کب تک پیچھا کرنے کا ارادہ ہے آپ کا میرے جواب کے بعد آپ کو ناامید ہو جانا چاہیے تھا مگر سلام ہے آپ کی ڈھٹائی کو۔"

"قیامت تک پیچھا کرنے کا ارادہ ہے اور آپ کو کیا لگتا ہے میرا نمبر بلاک کرنے سے اور یہ بتا دینے سے آپکا نکاح ہو چکا ہے میں پیچھے ہٹ جاؤں گا تو غلط فہمی ہے آپ کی۔"

وہ اطمینان سے بولا تھا

"اچھا! اور کچھ؟" سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے وہ اس سے زیادہ اطمینان سے بولی تھی

ایسا کیا ہے تمہارے اس شوہر کے پاس جو میرے پاس نہیں ہے غور سے دیکھو مجھے اس سے زیادہ ہینڈ سم ہوں وہ ایک عام سائیکسٹن اور میں میرا خود کا بزنس ہے ہر لحاظ سے اس سے بہتر ہوں بہت خعش رکھوں گا تمہیں تم اس سے ڈائیورس لے لو۔ "بازوؤں سے پکڑ کر اسے سامنے کرتے ہوئے وہ زور سے بولا تھا

تڑاخ خ خ!!!!!! جھٹکے سے اپنے بازو اس کی گرفت میں سے چھڑاتے ہوئے اس نے کھینچ کر تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا تھپڑ کی آواز پر سارے لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے چھونے کی تم ہو کیا؟ سمجھتے کیا ہو خود کو؟ اسامہ کا اور تمہارا کوئی مقابلہ نہیں ہے تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اسے عام کی کہنے کی تم ہو عام اور تمہاری سوچ ہے دوبارہ میرے سامنے کی ہمت مت کرنا ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا۔" انگلی اٹھا کر غصے سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا تھا اور پھر اس کی سائیڈ سے نکلتی چلی گئی تھی چند لمحے کھڑے رہنے کے بعد وہ جھٹکے سے پلٹا تھا اور باہر کی جانب بڑھ گیا اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں موڈ کیوں خراب ہے مال سے بھی تم مجھے زبردستی لے آئی پوچھنے پر بھی کچھ نہیں بتا رہی۔" رمشہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھ رہی تھی

"کچھ نہیں ہوا مجھے کیا ہونا بس سر تھوڑا درد ہے اسی لیے تمہیں واپس لے آئی کل پھر چلے جائیں گے۔" وہ زبردستی مسکراتے ہوئے بولی

"سچ بتاؤ ایسا درد پہلے تو کبھی نہیں ہوا تمہیں پھر اچانک سے...!" وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

"اگر تم یہاں سے نہ گئی تو میں کچھ اٹھا کر تمہارے سر میں دے ماروں گی۔" وہ اٹھتے ہوئے بولی

"جار ہی ہوں نا غصہ کیوں کر رہی ہو؟" وہ بڑبڑاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی اپنے پیچھے زور سے دروازہ بند کیا تھا بند دروازے کو دیکھتے ہوئے وہ سر ہاتھوں میں گرا کر سوچنے لگ گئی تھی

~~~~~

"اب کیا چاہتے ہو تم؟ بدلہ لینا چاہتے ہو اس سے؟" پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ اسے پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ تھا کہ زخمی شیر کی طرح غصے پھنکار رہا تھا تھک ہار کر آخر اس نے پوچھ ہی لیا

"ہاں چاہتا ہوں بلا لینا وہاں مال میں اتنے لوگوں کے سامنے اس نے مجھے تھپڑ مارا زلیل کیا لوگوں کی نظروں میں میرے لیے تمسخر تھا وہ ہنس رہے تھے مجھ پر ایک لڑکی سے تھپڑ کھا لیا میں نے جب یہ یاد آتا ہے میرا خون کھول اٹھتا ہے۔" وہ کھولتے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

"تم تو محبت کرتے ہو اس سے اور محبتوں میں بدلے اور انا نہیں ہوتی اور ویسے بھی وہ صحیح کہہ رہی تھی اس کا نکاح ہو چکا ہے تجھے بھول جانا چاہئے اسے آگے بڑھ جائیگی میں۔"

"ہاں کرتا تھا محبت مگر اب ضد ہے وہ میری سمجھتی کیا ہے وہ خود کو اس سے بدلہ تولوں گا میں اتنی آسانی سے نہیں بھولوں گا اور نہ اسے بھولنے دوں گا۔" نظریں دیوار پر جمائے وہ عجیب سے انداز میں بولا تھا وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا اس کے بچپن کا دوست تھا وہ اچھے سے جانتا تھا کہ اگر اس نے کچھ ٹھان لیا ہے تو وہ کر کے رہے گا چاہے اس میں اس کا خود کا ہی نقصان کیوں نہ ہو۔

~~~~~

گھر میں شادی کی تیاریاں زور و شور سے ہو رہیں تھیں دیکھتے ہی دیکھتے دن گزر رہے تھے اور اب ایک ہفتہ رہ گیا تھا اور ابھی اتنی چیزیں رہتیں تھیں اس دوران ارسلان کی طرف سے مکمل خاموشی تھی اس نے سکون کا سانس لیا تھا کہ شکر ہے اس نے پیچھا چھوڑا اس کی طرف سے مطمئن ہو کر وہ دل سے شادی کی تیاریاں کر رہی تھی مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ طوفان کے آنے سے پہلے کی خاموشی تھی یہ خاموشی کسی بہت بڑے طوفان کا پیش خیمہ تھی جو اس کی زندگی کو بدل کر رکھ دے گا۔

~~~~~

شادی کے ہنگامے جاگ اٹھے روز رات کو انچی آواز میں ڈیک لگائے جاتے ساتھ میں خود کی بے سری آواز کے جادو بھی جگائے جاتے اس کام میں سب سے آگے ولید اور فوزان ہوتے تھے اب بھی ٹکڑے کا مقابلہ جاری تھا "جس کی بیوی موٹی اس کا بھی بڑا نام ہے...." فوزان نے درمیان میں آتے ہوئے تان لگائی رمشہ نے گھورا تھا پھر جوابی حملے کے طور پر بولی "دو گدھوں کی لڑائی میں پری کیا کام ہے۔" اس کی تان پر قہقہوں کا ایک طوفان پڑا تھا

"ہمارے انگنے میں تمہارا کیا کام ہے" ولید نے ٹھمکا لگاتے ہوئے اسے سائیڈ پر کیا دونوں لڑکیوں کی طرح تھمکے لگا لگا کر ڈانس کر رہے تھے "اب طیب کچھ سنائے گا آخر کو یہ دو لہا ہے" فوزان نے با آواز بلند کہا تھا باقی سب نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی

"ادھر زندگی ان کی دلہن بنے گی

ادھر ہمارا جنازہ اٹھے گا"

طیب کی آواز پر سب نے اس کی طرف گھور کر دیکھا دیکھا تھا

"بس پھیلا دی نامنحوسیت ادھر کوئی نہیں میت پڑی کسی کی جو تم یہ رونادھونا مچا رہے ہو۔" ولید نے عورتوں کی طرح طعنے دیتے ہوئے کہا

"تو خود ہی تو کہا تھا کہ گانا سناؤ"

"تو گانا کہا تھا یہ نہیں کہا تھا کہ بین سنا شروع کر دو۔" طیب کی بات پر آفاق نے طنزیہ انداز میں کہا تھا "مجھے تو یہ ہی آتا ہے سنا ہے تو سنو۔"

"رہن دے تو عطاء اللہ کے جانشین تیری بھونڈی آواز سننے سے اچھا ہے ہم لوری سن لیں۔" فوزان نے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا

"دفع ہو جاؤ تم لوگ خود کو علی ظفر سمجھنے لگے مر اسی نہ ہوں تو!" طیب تڑختے ہوئے بولا تھا

"چھوڑو اسے! پری تم بھی گانا گاؤ اسامہ تو یہاں ہے نہیں اس کی جگہ پر تمہیں گانا ہے" رمشہ نے اس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا

"مجھے گانے نہیں آتے میں کوئی نہیں گانے والی۔" پری نے بدکتے ہوئے کہا تھا

"زیادہ معصوم نہ بنو پری شرافت سے سناؤ ورنہ....!" فوزان نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تھا "ورنہ کیا کر لو گے تم لوگ؟" پری نے اٹھتے ہوئے کہا تھا اور پھر وہاں سے بھاگی تھی مگر وہ لوگ اس کے ارادوں سے پہلے ہی واقف تھے اس لیے فوراً پکڑ لیا تھا اور اب نعرے بازی ہو رہی تھی

"گانا سناؤ! گانا سناؤ! اس کے گر گھیر اڈالے وہ گھومتے ہوئے نعرے لگا رہے تھے

"مجھے نہیں آتا نا کل سنا دوں گی پکا!" وہ ہنستے ہوئے بولی تھی

"اب کل سنا نا پڑے گا یاد رکھنا فی الحال ہماری سریلی آوازیں سنو۔" رمشہ یاد دلاتے ہوئے بولی



تیرے گھر آیا، میں آیا تجھ کو لینے

دل کے بدلے میں دل کا نظر انہ دینے

میری ہر دھڑکن کیا بولے ہے!

www.kitabnagri.com

سن سن سن .....

ساجن جی گھر آئے

ساجن جی گھر آئے!!!

دلہن کیوں شرمائے

ساجن جی گھر آئے

بے سروں کی طرح اس کے گرد گھومتے ہوئے وہ لوگ گارہے تھے پری ان کے درمیان کھڑی نے تماشائیں رہی تھی گھر ان کے آوازوں سے گونج رہا تھا اپنے کمرے کے دروازے میں کھڑے دادا جی نے یہ منظر نم آنکھوں اور مسکراتے ہونٹوں سے دیکھا تھا بے ساختہ ان کے دل سے یہ رونق ہمیشہ قائم رہنے کی دعا نکلی تھی۔

~~~~~

"امی میرا جانا ضروری ہے ورنہ میں بالکل نہ جاتی۔" انہیں منانے کیلئے وہ لجاجت سے بولی تھی

کیا ضروری ہے پری تمہاری شادی میں ایک دن رہ گیا ہے اور تمہیں کالج جانا ہے یہ بھی کوئی بات ہوئی بھلا میں نہیں دے رہی اجازت۔" سامعہ بیگم چولہا بند کرتے ہوئے سختی سے بولیں تھیں

"میری پیاری امی! مان جائیں نا" ان کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے اس نے لاڈ سے کہا تھا

ضد کر کے میرا دماغ مت خراب کرو تم جب کہہ دیا کہ نہیں جانا تو پھر نہیں جانا اپنے کمرے میں جاؤ اب مجھے اور بھی کام کرنے ہیں۔" ان کے لہجے میں تحکم تھا وہ اور کچھ بھی سننے کے موڈ میں لگ رہیں تھیں

"ٹھیک ہے میں جارہی ہوں میرا جانا بہت ضروری ہے ایک ہفتے کی چھٹیاں لیں میں نے جو کہ کل سے شروع ہو رہی ہیں آپ نے اجازت نہیں دینی تھی اسی لیے میں پہلے ہی دادا سے پوچھ آئی تھی اب میں جارہی ہوں ولی جاتے ہوئے چھوڑ دے گا آتے ہوئے کیب لے لوں گی۔" وہ تسلی سے انہیں بتا کر بھاگی تھی

پری! رکو میری بات سنو پری..... وہ چلاتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگیں تھیں مگر وہ پہلے ہی ہال سے نکل چکی تھی "یہ لڑکی بھی کسی کی نہیں سنتی" بڑبڑاتے ہوئے وہ دوبارہ کچن کی طرف بڑھ گئیں تھیں

~~~~~

"مام! میرے اس جوڑے کے ساتھ میچنگ کی چپل نہیں ہے آپ میرے ساتھ چلیں یا پھر میں پری کو لے جاؤں؟" رمشہ شرٹ اٹھائے کمرے سے باہر نکلی تھی

"کوئی ضرورت نہیں ہے پری کو ساتھ لے جانے کی پرسوں اس کی شادی ہے اور آج وہ تمہارے ساتھ شاپنگ مالز کی خاک چھانے گی۔" سعدیہ بیگم نے اک نظر اسے دیکھا تھا اور پھر نظریں ہاتھ میں پکڑے میگزین پر جمادیں تھیں

"تو اس کا مطلب ہے کہ آپ میرے ساتھ جائیں گی چلیں پھر جلدی سے واپسی پر مجھے پری سے ملنے جانا ہے۔" وہ تیزی سے بولتے ہوئے دوبارہ کمرے کی طرف بڑھی تھی

"فوزان آتا ہے تو اس کے ساتھ چلی جاؤ میرے پاس ٹائم نہیں ہے ابھی لنچ بھی تیار کرنا ہے۔" وہ میگزین میں گم تھیں

"مجھے نہیں جانا اس کے ساتھ اتنی جلدی مچاتا ہے اور پھر اسے کھانا بھی کھلانا پڑتا ہے میں پری کو ہی ساتھ لے جاتی ہوں ابھی تو دو دن ہیں شادی میں۔" اس کے لہجے میں جھنجھلاہٹ تھی

"جانا ہوا تو فوزان کے ساتھ چلی جانا اور یہ پری سے تھوڑا دور رہا کرو تم کتنی دفعہ سمجھاؤں تمہیں۔" وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بولیں تھیں

"آپ کو مسئلہ کیا ہے پری کے ساتھ سب کے سامنے آپ اس سے اتنے پیار سے بات کرتی ہیں مگر بعد میں آپ کی زبان میں اس کے خلاف تلخی آجاتی ہے ایسا کیوں ہے؟" وہ حیرانگی سے پلٹی تھی

"سمجھ جاؤ گی بے وقوف لڑکی تمہارے بھلے کیلئے کہتی ہوں کہ اس سے دور رہا کرو۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولیں تھیں

"مجھے تو اس سے دور رہنے میں کوئی بھلائی نظر نہیں آرہی۔" کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

"بے وقوف جب تک ٹھوکر نہیں لگے گی تب تک اسے سمجھ نہیں آنی۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ میگزین کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

~~~~~  
Kitab Nagri

کالج سے باہر نکلتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا تھا سڑک پر اکادکا گاڑیاں تھیں لوگ بھی کم تھے ایسے میں ٹیکسی کا ملنا مشکل تھا یہی سوچتے ہوئے وہ ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھی ہر طرف ہوکا عالم تھا اس گرمی میں کوئی بھی گھر سے باہر نکلنے کو تیار نہیں تھا اور ایک وہ تھی جو سڑکوں کی خاک چھان رہی تھی

اس نے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا تھا نظر ادھر ادھر دوڑائی تھی دور دور تک ٹیکسی تو کیا کسی بھی گاڑی کا نام و نشان نہیں تھا چند لمحے رک کر اس نے اپنی سانس درست کی تھی اور پھر دوبارہ چلنا شروع کیا ابھی اسے چلتے

تھوڑی دیر ہوئی تھی جب کوئی گاڑی جھٹکے سے اس کے پاس رکی تھی اس کے سنبھلنے سے کوئی گاڑی سے نکلا تھا اور کلوروفارم سے بھیگ رومال اس کے منہ پر رکھ دیا اس نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی مگر مقابل کی گرفت بہت مضبوط تھی چند لمحوں میں ہی وہ حوش و خرد سے بیگانہ ہو چکی تھی .

~~~~~

حوش آنے پر اس نے خود کو بندھا ہوا پایا تھا اس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا تا کہ وہ شور نہ مچا سکے اس نے ارد گرد نظر دوڑائی نارمل سے ساز و سامان سے سجا کرہ تھا جس کے درمیان میں وہ کرسی پر باندھی گئی تھی اس نے ہاتھ کھولنے کی کوشش کی مگر ناکام ہو گئی اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے کون تھا جس نے اسے اغواء کیا تھا اس کی تو کسی سے دشمنی بھی نہیں تھی وہ یہی سوچ رہی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور آنے والے کو دیکھ کر اسے سمجھ آگئی تھی کہ اسے اغواء کرنے والا کون تھا وہ شخص چلتے چلتے اس تک آیا تھا اور اس کے منہ سے کپڑا کھول دیا تھا اس نے چند گہرے گہرے سانس لے کر اپنی سانسیں بحال کیں تھیں پھر چیختے ہوئے بولی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیوں لائے ہو تم مجھے یہاں پر پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے میرا".  
"اتنی بھولی نہ بنو کہ یہ تمہیں معلوم نہیں کہ کیوں لایا ہوں اور کہاں تک پیچھا چھوڑنے کی بات ہے تو بتایا تو تھا کہ قیامت تک تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا." وہ عین اس کے سامنے کھڑا ہوتے ہوئے بولا تھا

"تم گھٹیا ہو مجھے معلوم تھا پر اتنے زیادہ ہو اس کا اندازہ نہیں تھا." اس نے غصے سے کہا تھا

"چلو اب تو پتا چل گیا نا مگر مجھے اس گھٹیا پن پر مجبور بھی تم نے ہی کیا ہے اگر تم میری بات مان لیتی اور مجھے لوگوں کے سامنے زلیل نہ کرتی تو میں تمہارے ساتھ یہ نہ کرتا." وہ اطمینان سے بولا تھا

"میں نے بتایا تھا تمہیں کہ میں کسی کے نکاح میں ہوں شادی ہے پرسوں میری تمہیں اتنی سی بات سمجھ نہیں آتی کیا؟" اس کے لہجے میں بے بسی تھی

"نکاح ختم ہو سکتا طلاق ہو سکتی ہے تمہیں یہ کیوں نہیں سمجھ آتا۔" وہ اس کے چہرے کے پاس جھکتے ہوئے بولا تھا

"نہیں ہو سکتا ختم میں محبت کرتی ہوں اسامہ سے کیسے چھوڑ سکتی ہوں اسے" وہ رودی تھی

"میں تم سے محبت کرتا ہوں مجھے تم چاہیے ہو ہر حال میں۔" اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا

"میری شادی ہونے والی ہے مجھے جانے دو پلیز۔" وہ اس کے آگے گڑ گڑائی تھی

"نہیں ہوگی شادی کوئی بھی شریف انسان ایک رات گھر سے باہر گزارنے والی لڑکی سے شادی نہیں کرے گا اور بالفرض اگر اسامہ مان بھی گیا تو اس کی فیملی، یہ معاشرہ اسے یہ قدم اٹھانے کی اجازت نہیں دے گا اس سے پہلے کہ وہ تمہیں چھوڑے تم اسے چھوڑ دو اور میرے پاس آ جاؤ۔" اس کے لہجے میں بے رحمی ہی بے رحمی تھی

"اگر میری شادی اسامہ سے نہ بھی ہوئی تب بھی میں تم سے شادی نہیں کروں گی تم دنیا کے آخری مرد ہوئے تب بھی نہیں نفرت کرتی ہوں میں تم سے سنا تم نے۔" اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا

"ابھی تو تم آرام کرو رات میں ملاقات ہوتی ہے تم سے۔" کہتے ہوئے وہ دوبارہ چلا گیا تھا اس کے چلانے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا جبکہ وہ گھر والوں کی پریشانی کا سوچ سوچ کر روئے چلے جا رہی تھی

~~~~~

آفاق! جاؤ پری کو کالج سے لے کر آؤ آدھے گھنٹے کا کہہ کر گئی تھی اور اب چار گھنٹے ہونے کو آئے ہیں کال بھی اٹینڈ نہیں کر رہی میرا دل پریشان ہو رہا ہے جا کر اسے لے کر آؤ۔"

سامعہ بیگم اسے اٹھاتے ہوئے ہریشانی سے بولیں تھیں

"آجائے گی امی وہ کوئی چھوٹی بچی تو ہے نہیں جو آپ پریشان ہو رہی ہیں۔" وہ بے فکری سے بولتے ہوئے ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گیا تھا

"فکر کی بات ہے نا پرسوں شادی ہے اس کی اگر کوئی اونچ نیچ ہو گئی تو کون زمے دار ہو گا ایک وہ ضد کر کے چلی گئی اور اب تم نہیں جا رہے اسے لینے۔" پریشانی سے کہتے ہوئے آخر میں انہوں نے اسے گھورا تھا۔

"جاتا ہوں امی اگر آدھے گھنٹے تک نہ آئی تو چلا جاؤں گا لینے۔" اطمینان سے کہتے ہوئے اس نے چینل چینج کیا تھا

"اباجی! پری ابھی تک گھر نہیں آئی آپ جی کسی کو بھیجیں لے آئے اسے۔" سامعہ بیگم نے ریاض صاحب کو پریشانی سے بتایا سن کر وہ بھی فکر مند ہو گئے تھے مگر ظاہر نہیں ہونے دیا

"آجائے گی ابھی تو اس کے کالج ٹائمنگ بھی ختم نہیں ہوئی تم ویسے ہی پریشان ہو رہی ہو۔"

"تھوڑی دیر دیکھ لیتے ہیں۔" کہہ تو انہوں نے دیا تھا پر دل کی بے چینی کم نہیں ہوئی تھی

~~~~~

"جانے کتنا ٹائم گزر چکا تھا اسے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے صدیاں بیت گئی ہوں پتا نہیں امی اور باقی سب کیسے ہوں گے؟ میرے لیے کتنا پریشان ہو رہے ہوں گے" سر کو جھکائے وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب دوبارہ دروازہ کھلا تھا اس نے دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی اسے معلوم تھا کہ آنے والا کون ہو سکتا ہے

"کچھ چاہیے ہے تو بتاؤ۔" وہ اس کے سامنے کھڑا تھا

"ہاں چاہیے ہے دو گے؟" سر اٹھا کر سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"کیا؟"

"آزادی چاہیے ہے مجھے تمہاری اس قید سے، تم سے۔" چلاتے ہوئے اس نے ہاتھ کھولنے کی کوشش کی تھی مگر بے سود۔

"ممکن نہیں یہ سوری!" رخ موڑتے ہوئے بے رخی سے جواب دیا گیا

"کیوں؟"

www.kitabnagri.com

"مجھے محبت ہے تم سے میں نہیں چھوڑ سکتا تمہیں"

"میں نے بھی بتایا ہے مجھے نفرت ہے تم سے میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی"

تمہاری نفرت کی کوئی اہمیت نہیں ہے رہنا تمہیں پھر بھی میرے ساتھ ہی پڑے گا اپنی مرضی سے رہو یا زبردستی کرنی پڑے مجھے"

"تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے محبت کرتے ہونا تو یہ کیسی محبت ہے؟ جو تم مجھے رسوا کر رہے ہو ایسی محبت نہیں کی جاتی تمہیں تو شاید محبت کا مطلب بھی نہیں پتا۔" وہ چلائی تھی

"ہاں نہیں جانتا مطلب تب ہی تو تمہیں کہہ رہا ہوں میرے ساتھ رہو اور مجھے محبت کا مطلب سکھا دو" اس کے لہجے میں اطمینان ہی اطمینان تھا

"مجھے جانے دو پلیز میری فیملی پریشان ہو رہی ہوگی۔"

"کیسے جانے دوں اگر تمہیں جانے دیا تو میرا دل ساری عمر کیلئے پریشان رہے گا تمہیں اس کی پروا نہیں؟"

"ہاں نہیں ہے پروا تمہیں ہے میری پروا محبت کے دعوے دار ہو محبت صرف حاصل کرنے کا نام نہیں محبت تو قربانی مانگتی ہے پھر تم کیسی محبت کرتے ہو؟"

"تو تم دے دو قربانی اپنی فیملی سے پیار کرتی ہونا تو اسامہ کو چھوڑ دو میں تمہیں یہاں سے جانے دوں گا اگر تم اس سے شادی نہیں کرو گی تو!!!!!!" بچوں کے بل زمین پر اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس نے آفر کی تھی

"یہ زندگی ہے کوئی کوئی گیم شو نہیں کہ یہ کرو گے تو یہ ملے گا میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھے جانے دو۔"

وہ منت آمیز لہجے میں بولی

"میری بھی زندگی ہے یہ زندگی میں پہلی دفعہ کسی سے محبت ہوئی ہے کھونے کا حوصلہ نہیں ہے تم خود غرض کہہ لو۔"

"میں تم سے محبت نہیں کرتی میں اسامہ سے محبت کرتی ہوں اگر اسے چھوڑ بھی دیا تب بھی اسی سے محبت رہے گی مجھے تمہارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا اس لیے مجھے جانے دو۔"

"مجھے فرق نہیں پڑتا تمہاری نفرتوں سے ایک نا ایک دن تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے گی تب تمہارے دل میں صرف میں ہوں گا۔" وہ وثوق سے بولا

"ایسا کبھی نہیں ہو گا تمہارا خواب ہی رہے گا یہ۔" وہ چلائی

"چلانے سے کچھ نہیں ہو گا سوچو اگر تم رات کو گھر سے باہر رہی تو معاشرہ تمہاری فیملی کے ساتھ کیا سلوک کرے گا معاشرے کو چھوڑ دو اسامہ اور اس کی فیملی وہ کیا کریں گے اسامہ ایسی لڑکی سے شادی کر لے گا کیا؟ سوچو اس بارے میں ...."

"تم ڈر رہے ہو مجھے؟"

"ڈر نہیں رہا آنے والے وقت سے آگاہ کر رہا ہوں آگے فیصلہ تمہارا ہے۔" کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا

"اگر میں تمہاری بات نہ مانوں تو؟" اس کا لہجہ سوالیہ تھا

"تو پھر زلت کے اس گڑھے میں گرنے کیلئے تیار ہو جانا جس میں سے اٹھانے اور باہر نکلنے کیلئے تمہیں کوئی سہارا نہیں دے گا اور اس گڑھے میں تم اکیلی نہیں گرو گی تمہارا پورا خاندان گرے گا سننے میں آیا ہے تمہارے بھائی کی شادی بھی تمہارے ساتھ ہونی ہے اب تمہارے ساتھ اتنا سب ہو گا تو اس کی زندگی بھی متاثر ہو گی اس بیچارے کو بھی اپنی محبت سے ہاتھ دھونے پڑیں گے

ایک تمہاری وجہ سے کتنی زندگیاں برباد ہوں گی تمہاری فیملی میں دراڑ پڑ جائے گی صرف تمہاری وجہ سے۔  
"سفاکیت سے کہتے ہوئے وہ دروازے کی جانب بڑھا

"تو میرے اسامہ سے طلاق لینے سے بھی دراڑ پڑے گی میری فیملی کا شیرازہ بکھر جائے گا اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہو گا تم بہت گھٹیا ہو اور سلاں تم ساری زندگی میری نفرت سہو گے تمہیں میری محبت کبھی نصیب نہیں ہو گی۔" پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے وہ چلائی تھی

"مجھے منظور ہے۔" کہہ کر وہ باہر نکل گیا تھا

~~~~~

"تمہیں یاد ہے ناکہ کیا کرنا ہے؟" اس کے گھر کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے اس نے پوچھا

"ہاں! یاد ہے تمہیں بار بار بتانے کی ضرورت نہیں ہے" تلخ لہجے میں کہہ کر وہ گاڑی سے اتر گئی تھی گھر کے اندر جانے تک وہ وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر زن سے گاڑی آگے بڑھالے گیا۔

گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی ایک آنسو اس کی آنکھ سے پڑکا تھا کوئی دیکھ نہ لے اسی لیے جلدی سے چہرہ تھپتھپا کر وہ اندر کی جانب بڑھی اس وقت شام کے چار بج رہے تھے وہ نوبے سے غائب تھی اور اپنی گمشدگی کا کوئی نہ کوئی بہانہ اسے گھڑنا تھا یہی سوچتے جب وہ حال میں داخل ہوئی تو سب کو اپنا منتظر پایا رمشہ اور فوزان بھی ادھر ہی تھے سامعہ بیگم کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی تیر کی طرح تیزی سے اس کی طرف بڑھیں تھیں

"کہاں تھی تم؟ آدھے گھنٹے کا کہہ کر گئی تھیں اور اب سات گھنٹے ہونے کو آئے ہیں تمہیں اندازہ بھی ہے میں کتنی پریشان تھی؟"

"اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے ایک دوست کی طرف چلی گئی تھی ٹائم گزرنے کا پتا ہی نہیں چلا اور ابھی اتنی دیر بھی نہیں ہوئی جو آپ کو پریشانی ہونے لگی۔" اس نے مطمئن نظر آنے کی پوری کوشش کرتے ہوئے کہا

"تمہارے لئے کوئی بات نہیں ہوگی میرے لیے تھی تمہارا فون بھی نہیں اٹھا رہیں تھیں میرا دل اندیشوں میں گھر گیا تھا۔"

"آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہیں تھیں میری کلاس لیٹ ختم ہوئی تھی پھر دوست کے اصرار پر اس کے گھر کارڈ دینے چلی گئی موبائل پرس میں تھا دیکھا نہیں کہ کسی کی کال آرہی ہے اور کچھ؟" کہہ کر وہ کمرے کی جانب بڑھی اس کے لہجے نے ایک لمحے کو سب کو پی چونکا دیا تھا پھر وہم سمجھ کر اگنور کر دیا تھا

"اور یہ آئی کس کے ساتھ ہو تم؟" سعدیہ بیگم چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھ رہیں تھیں وہ ایک لمحے کو سٹپٹائی تھی مگر دوسرے ہی لمحے غصے سے بولی

"دوست کا بھائی تھا اس وقت رش ہوتا ہے تو ٹرانسپورٹ کا ملنا مشکل تھا اس لیے وہ چھوڑنے آگیا کچھ غلط کیا کیا اس نے؟ اجازت لینے آتا پہلے آپ سے پھر چھوڑنے آتا؟"

"یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو مجھ سے؟"

"اسی لہجے میں جس میں آپ نے پوچھا تھا۔" کہہ کر وہ چلی گئی تھی

"آپ نے دیکھا اباجی اس نے کس لہجے میں بات کی ہے مجھ سے....." وہ حقیقتاً شک میں تھیں آج تک پری نے اس لہجے میں کبھی بات نہیں کی تھی پھر آج کیا ہوا تھا

"تھکی ہوئی آئی ہے اور تم نے آتے ہی بحث شروع کر دی اور ایسا بھی اس نے کچھ نہیں کہا اس نے۔" وہ بردباری سے بولے

"میں بھی کس سے کہہ رہی ہوں آج تک آپ نے اس کی کوئی غلطی تسلیم کی ہے جو آج کریں گے" وہ غصے سے بولیں ان کے لہجے پر انہوں نے چونک کر دیکھا تھا اسے

~~~~~

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کے آنسو نکل آئے تھے اس کی برداشت بس یہاں تک ہی تھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ چیخ چیخ کر روئے یہ اس نے کیا کر دیا تھا اپنے دل کی دنیا کو اپنے ہاتھوں سے برباد کرنے جا رہی تھی وہ اتنی کمزور کیوں پڑ گئی تھی وہ اس کی اتنی خوبصورت زندگی میں یہ طوفان کیوں آیا تھا منزل کے اتنے پاس آ کر بھی کیا وہ تہی دامن رہنے والی تھی کیسے اپنے دل پر پاؤں رکھنے چلی تھی وہ؟ سوچ سوچ کر اس کا دل بند ہو رہا تھا گھٹی گھٹی چیخیں کمرے میں پھیل رہیں تھیں عزت کے خوف نے محبت ہرادی تھی.....

~~~~~

"پری کا ایسا کون سا دوست ہے جس کے ساتھ گئی تھی وہ ہمیں کبھی بتایا تو نہیں اس نے۔" لان میں بیٹھے وہ دونوں چائے پی رہے تھے جب ہی رمشہ نے پوچھا

"ہوتے ہیں کئی دوست کالج لائف میں اب کیا سب کے بارے میں تمہیں بتائے۔" فوزان نے چسکیاں لیتے ہوئے کہا

"ذکر تو کرتی نا اور مجھے تو نارمل بھی نہیں لگ رہی تھی اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا آنکھیں بھی سرخ تھیں تم نے نوٹ کیا؟" وہ پر سوچ لہجے میں دوبارہ بولی

نہیں میں نے نہیں نوٹ کیا کیوں کہ تمہاری طرح مجھے "اتنی جاسوسی کی عادت نہیں ہے ویسے ایک مشورہ دوں تم سیکریٹ ایجنسی کیوں نہیں جوائن کر لیتی جاسوسی تو تم ویسے بھی بہت اچھی کر لیتی ہو۔"

"جاسوسی نہیں کر رہی بس کزن ہے ہماری تو اس لیے جاننا چاہ رہی تھی کہ کیا اسے پریشان کر رہا ہے۔" وہ غصے سے بولی

بندے کے پرسنل پر ابلمز بھی ہوتے ہیں اب ہر چیز تو نہیں بتا سکتی تمہیں اور اگر اسے ضروری لگا بتانا تو بتا دے گی تم مام کی طرح ٹوہ لینا چھوڑ دو۔" وہ اکتائے ہوئے لہجے میں کہتا اٹھ گیا تھا وہاں سے جبکہ وہ وہیں بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی

~~~~~

اس نے ڈنر بھی نہیں کیا تھا کمرے کا دروازہ بند کیے وہ مسلسل رو رہی تھی مگر آنسو تھے کہ ختم ہی نہیں ہو رہے تھے دو دفعہ سامعہ بیگم آچکیں تھیں مگر اس نے دروازہ نہیں کھولا تھا فون مسلسل بج رہا تھا مگر اس کا یہ کال اٹینڈ کرنے کا حوصلہ نہیں ہو رہا تھا جب دوسری طرف سے بھی ہمت نہیں ہاری گئی تو اس نے کال اٹینڈ کر لی ہیلو!! پری تم سن رہی ہو مجھے؟ ہیلو؟؟؟؟؟ جب وہ کچھ نہ بولی تو دوسری طرف سے پوچھا گیا.....

"تم کال پک نہیں کر رہیں تھیں کچھ ہوا ہے کیا؟" اسامہ کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی نہ جانے کتنے آنسو گالوں پر لڑھک آئے تھے آواز کی کپکپاہٹ پر قابو پاتے ہوئے وہ آہستہ سے بولی "کچھ نہیں ہو اداس روم میں تھی اس لیے دیکھا نہیں۔" وہ جانتی تھی وہ پریشان ہو رہا ہو گا اسی لیے اس کی پریشانی دور کرنی چاہی جبکہ وہ اس کی آواز کے بھاری پن پر ہی ٹھٹھک گیا تھا "تم روئی ہو؟"

"میں کیوں روؤں گی بھلا۔" اس کا دل چاہا اسے سب کچھ بتا دے مگر دل کی ہر تو نہیں سنی جاسکتی۔

"تو پھر آواز کیوں اتنی بوجھل ہو رہی ہے؟ کسی نے کچھ کہا ہے

سے یا مجھ سے ناراض ہو؟" وہ بے چینی سے پوچھ رہا تھا

"تم سے ناراض نہیں اور نہ ہی کسی نے کچھ کہا ہے فلو ہے مجھے تو اس لیے ایسی آواز لگ رہی ہے؟"

"میڈیسن لی تم نے؟ ڈاکٹر کے پاس جانا تھا نا" اس کے لہجے میں اس کیلئے پریشانی تھی اگر وہ سب کچھ اسے بتادے اپنا فیصلہ بتادے تو کیا تب بھی اس کے لہجے میں میرے لیے اتنی ہی فکر ہوگی؟ اور اگر اس نے منہ موڑ لیا مجھ سے تو پھر؟ سوچ کر ہی اس کا دل کانپ اٹھا تھا بتانے کا ارادہ خود ہی ملتوی ہو گیا تھا

"ہیلو؟؟؟ کہاں چلی گئی ہو پری؟ میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔" اسامہ کی آواز اسے خیالوں کی دنیا سے باہر لائی تھی وہ بے ساختہ گڑبڑائی تھی

"میں یوں۔ ٹھیک ہوں تم پریشان مت ہو۔"

"پکانا؟" اس نے یقین دہانی چاہی تھی

"ہاں ناپکا ٹھیک ہوں اب پہلے سے تم کیسے ہو اور کل آ جاؤ گے نا؟" وہ اسے مطمئن کرتے ہوئے بولی

"ہوں! میں ٹھیک ہوں پر یہاں کے حالات ٹھیک نہیں ہیں آج ایک لڑکا شہید ہوا ہے اپنے گھر کا واحد کمانے والا تھا تین بہنیں اس کے سہارے تھیں اور اب بے سہارا ہو گئیں ہیں صف ماتم بچھا ہو گا ان کے گھر اس کی امی کی حالت بھی خراب ہے یہ سب کچھ میرا دل بو جھل کر رہا ہے۔" بولتے بولتے اس کے لہجے میں بو جھل پن آ گیا تھا اس کا دھیان اس کی باتوں کی طرف نہیں تھا وہ تو کچھ اور سوچ رہی تھی اس لیے کچھ نہیں بولی اس کی خاموشی پر اس نے پوچھا تھا

"کچھ کہو گی نہیں؟"

"آں؟؟؟ کیا کہوں؟" اس کی غائب دماغی محسوس کر کے وہ بھی خاموش ہو گیا تھا کچھ دیر بعد وہ بولا

"تم آرام کرو میں پھر کال کروں گا اور اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ!!"

"اللہ حافظ!!" دھیمے سے کہتے ہوئے اس نے فون بند کر دیا تھا اور لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں اسامہ سے بات کر کے اس کا دل مزید بو جھل ہو گیا تھا۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ صبح ایک نئی خبر اس کی منتظر ہوگی۔

~~~~~

رات کے کسی پہر اعظم صاحب کی آنکھ پیاس لگنے کی وجہ سے کھلی تو رقیہ بیگم کو جاگتا پایا

"سوئی نہیں ابھی تم؟" انہوں نے حیرانی سے پوچھا

"نہیں! نیند نہیں آرہی عجیب سے بے چینی ہو رہی ہے دل گھبرا رہا ہے۔" انہوں نے جواب دیا

"کیسی بے چینی؟ بلڈ پریشر تو ہائی نہیں؟" وہ پریشانی سے پوچھ رہے تھے

"نہیں بلڈ پریشر ٹھیک ہے ویسے ہی ابھی سو جاؤں گی آپ کیوں جاگ گئے؟"

www.kitabnagri.com

"مجھے تو پیاس لگی تھی اس لیے آنکھ کھل گئی ابھی سو جاؤں گا اگر زیادہ طبیعت خراب ہوئی تو بتانا مجھے۔" کہتے

ہوئے انہوں نے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھایا تھا

"سو جائیں آپ میری طبیعت ٹھیک ہے اب۔" وہ لیٹتے ہوئے بولیں وہ کروٹیں بدلتی رہیں مگر نیند تھی کہ آہی

نہیں رہی تھی اور بے چینی میں بھی اضافہ ہو رہا تھا

~~~~~

عجیب سی جگہ تھی ہر طرف دھند چھائی ہوئی تھی کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا ان کا دل گبھرا نے لگا اچانک اس دھند میں اسامہ کا چہرہ دکھائی دیا تھا انہیں وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھے مگر انہیں رک جانا پڑا دھند کا رنگ تبدیل ہونے لگا تھا اچانک سے اس میں سرخی گھلنے لگی تھی آسمان سے سرخ رنگ کی برف گرنے لگ پڑی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے خون ہو۔ انہوں نے اسامہ کو دیکھا آسمان سے گرتی برف اسے بھی سرخ کیے جا رہی تھی وہ آہستہ آہستہ اس سرخ رنگ میں گم ہوتا جا رہا تھا وہ تڑپ کر اس کی طرف بڑھے تھے

"اسامہ! میرے بچے" مگر وہ جتنا آگے جاتے تھے برف کی تہیں انہیں اتنا ہی پیچھے دھکیل رہیں تھیں وہ چلا چلا کر اسامہ کو پکار رہے تھے جو ان کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا اچانک اس کی آواز ان کے کانوں میں گونجی تھی "پری کا خیال رکھیے گا دادا جی" سرخ برف نے اس کا چہرہ بھی نکل لیا تھا اب وہاں سوائے سرخی کے کچھ نہیں تھا وہ چلا کر بھاگے تھے

اسامہ..... پکارتے ہوئے وہ بیڈ پر اٹھ بیٹھے تھے ان کا پورا جسم پسینے میں شرابور تھا کیا وہ خواب دیکھ رہے تھے؟ اتنا بھیانک خواب سوچ کر بے ساختہ وہ تھرا اٹھے ان کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا شکر ہے یہ صرف ایک خواب تھا ہر خواب سچ تھوڑی ہوتا ہے انہوں نے خود کو تسلی دی تھی "اے اللہ! میرے بچوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا میرے اسامہ کی حفاظت کرنا میرے رب!!!" ان کے رواں رواں نے دعا کی تھی بیڈ سے اٹھتے ہوئے وہ واش روم کی طرف بڑھے تھے انہیں تہجد پڑھنی تھی اس خواب کے سچ نہ ہونے کی دعا کرنی تھی

پتا نہیں وہ لوگ جو دل کے قریب ہوتے ہیں ان پر جب کوئی مصیبت آئے تو دل کو خبر ہو جاتی ہے نہ جانے کیسے؟؟؟؟؟

~~~~~

اس کی آنکھ دروازے کی دھڑ دھڑاہٹ پر کھلی تھیکوئی زور زور سے دروازہ پیٹ رہا تھا رات کے کسی پہر اس کی آنکھ لگ گئی تھی اور اب !!

اس نے گھڑی کی جانب دیکھا آٹھ بج رہے تھے موبائل اٹھایا تو اسلین کا میسج آیا ہوا تھا "بھولنا مت کہ تمہیں کیا کرنا ہے اپنا وعدہ یاد رکھنا ورنہ میں بھی بھول جاؤں گا!!!" پڑھ کر اس نے موبائل غصے سے بیڈ پر پھینکا دیا تھا اور اٹھ کر دروازہ کھولنے کیلئے بڑھی۔

دروازہ کھولتے ہی اسے ولی کا چہرہ نظر آیا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں وہ اسے دیکھ کر ٹھٹھک گئی تھی دل نے بے ساختہ کسی انہونی کی خبر دی تھی

"کیا ہوا ہے ولی؟ تم رورہے ہو؟" اندیشوں میں گھرتے ہوئے اس نے استفسار کیا

"چلو دادا بلارہے ہیں تمہیں۔" بوجھل لہجے میں کہتے ہوئے اس نے آنکھوں کی نمی چھپائی تھی پری نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا

"کیا ہوا ہے؟ اسامہ ٹھیک ہے نا؟"

"نہیں! اسامہ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا پری۔" وہ رو دیا تھا اس کے جواب نے اس کی جان نکال دی تھی وہ بے ساختہ زمین پر بیٹھ گئی تھی

"تم مزاق کر رہے ہونا؟ ایسے مزاق نہیں پسند مجھے" وہ مسکرا نے کی کوشش کرتے ہوئے بولی وہ جانتی تھی ابھی وہ ہنستے ہوئے کہے گا میں مزاق کر رہا تھا اور پھر کہیں سے سب ہنستے ہوئے سامنے آجائیں گے اور اس کا مزاق بنائیں گے

"میں سچ کہہ رہا ہوں پری" اس کے ساتھ زمین پر بیٹھتے ہوئے اس نے کہا

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے میری بات ہوئی تھی اس سے وہ وہ وہ کہہ رہا تھا..... آنسو اس کے رخساروں پر بہہ رہے تھے وہ کہہ رہا تھا وہ مجھ سے بات کرے گا اس نے اس کا ل کرنی ہے کل ہماری شادی ہے اس نے آنا تھا وہ.. تم جھوٹ بول رہے ہو....." وہ چلائی تھی

پری! اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اس نے اس نے اسے سہارا دیا تھا اسے سب جھوٹ لگ رہا تھا پراگر جھوٹ تھا تو وہ روکیوں رہا تھا؟ اس کا دل نہیں مان رہا تھا اس نے تو ابھی بات کرنی تھی اس سے اور یہ سب کیا ہو گیا تھا وہ چلا چلا کر رو دی تھی اس کے چلانے کی آواز سن کر سب وہاں آگئے تھے اس کے رونے کی دلگیر آواز نے سب کے کلیجے چیر دیئے تھے سامعہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگا دیا تھا ان کے خود کے آنسو بے قابو ہو کر بہہ چلے جا رہے تھے

~~~~~

"پرنیاں کے ہسبینڈ کی ڈیٹھ ہو گئی ہے۔" کال اٹینڈ کرتے ہی سفیان کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی

"کیا؟ کیسے؟" اسے حقیقتاً شک لگا تھا

"کل رات سر میں گولی لگنے سے شہادت ہوئی ہے۔"

"پری کیسی ہے اب اور اس کے گھر والے؟" اس کی حالت کا سوچ کر ہی وہ بے چین ہوا اٹھا تھا وہ تو اسامہ سے اتنی محبت کرتی تھی اس کی شہادت کی خبر نے اس کی کیا حالت کی ہوگی؟

"مجھے نہیں معلوم مجھے تو ابھی یہ خبر ملی ہے معلوم کرتا ہوں پھر تجھے بتاتا ہوں۔" کہہ کر اس نے کال بند کر دی تھی جبکہ وہ ابھی تک شک میں تھا ٹھیک ہے وہ اسے اپنا رقیب سمجھتا تھا پر اس نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ وہ مر جائے وہ اسے پری سے دور ضرور کرنا چاہتا تھا مگر ایسے نہیں اس کی موت کا سن کر اسے دکھ ہوا تھا

~~~~~

ہاسپٹل کے ٹھنڈے کاریڈور میں وہ پچھلے دو گھنٹے سے انتظار کر رہا تھا پری کے اچانک بے حوش ہو جانے کی وجہ سے وہ سب گھبرا اٹھے تھے اور اسے لے کر فوراً ہاسپٹل بھاگے تھے اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا اور اب وہ دو گھنٹے سے انتظار کر رہا تھا اس کی کنڈیشن سیریمس تھی باقی سب گھر والے چلے گئے تھے رقیہ تائی کی حالت بہت خراب تھی بار بار بے ہوش ہو رہی تھیں اسامہ کی باڈی آگئی تھی تب سے وہ مسلسل بے ہوش تھیں وہ کال کر کے وہاں کی بھی خبر لے رہا تھا یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا اور

اسامہ

اس کے بارے میں سوچ کر ہی اس کا دل دکھ سے بھر گیا تھا

پری کے نروس بریک ڈاؤن کی خبر سنتے ہی وہ بھاگا بھاگا واپس آیا تھا اسے بھول گیا تھا کہ میٹنگ نہ ہونے کی وجہ سے اسے کتنا لاس ہو گا پاکستان واپس آتے ہی وہ سیدھا ہاسپٹل آیا تھا کارڈور میں داخل ہوتے ہی کے اسے پری کے فیملی ممبرز نظر آئے تھے وہ بھاگتا ہوا ان کی جانب بڑھا

"پری کیسی ہے اب؟" اس نے بے چینی سے پوچھا اس کی آواز پر سب نے اسے دیکھا تھا

"تم کون ہو؟" طیب نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"میں....." وہ سوچ میں پڑ گیا تھا کہ انہیں کیا بتائے کہ وہ کون ہے اگر سچ بتاتا تو پری مشکل میں پڑ سکتی تھی اور وہ اسے پری سے ملنے بھی نہ دیتے اس کے چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں دیکھ کر ریاض صاحب بولے

"کون ہو بر خوردار اور پری کو کیسے جانتے ہو؟" ان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہی وہ اجازت طلب لہجے میں بولا

"دادا جی میں آپ سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں؟"

وہ خاموشی سے باہر کی طرف بڑھ گئے تھے اس نے ان کی تقلید کی تھی جبکہ وہ دونوں وہیں کھڑے انہیں جاتا ہوا دیکھ رہے تھے

"کہو..؟" ہاسپٹل کے باہر کھڑے وہ اس سے پوچھ رہے تھے

ایک نظر انہیں دیکھنے کے بعد اس نے سر جھکا لیا تھا پھر آہستہ آواز میں انہیں سب بتا دیا وہ خاموشی سے اسے سن رہے تھے جب وہ سب بتا چکا تو پوچھا

"اب کیا چاہتے ہو تم؟" ان کے لہجے میں غصہ نہیں تھا

"آپ یقین کریں میں یہ سب نہیں چاہتا تھا میں پری سے "بہت محبت کرتا ہوں بس اسے پانا چاہتا تھا اسے یا آپ کی باقی فیملی کو نقصان پہنچانا میرے ارادوں میں شامل نہیں تھا اور نہ ہے۔" وہ صفائی دیتے ہوئے بولا

"جانتا ہوں پر جو تم نے کیا وہ غلط تھا۔" گہری سانس بھرتے ہوئے وہ آہستہ سے بولے

"میں مانتا ہوں آپ چاہیں تو مجھے سزا دے لیں مگر پری سے ایک دفعہ ملنے دیں مجھے !!!" اس کے لہجے میں لجاجت تھی وہ کچھ نہیں بولے تھے بس خاموشی سے کھڑے کچھ سوچ رہے تھے

~~~~~

"بھابی کچھ کھالیں آپ نے کل سے کچھ نہیں کھایا" سعدیہ رقیہ کے سامنے کھانا رکھتے ہوئے بولیں انہوں نے خاموشی سے انہیں دیکھا تھا بس! کوئی لفظ، کوئی بات ان کے منہ سے نہیں نکلی تھی کل سے ان کی یہی حالت تھی اسامہ کو پورے اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا تھا اس کا جنازہ اٹھتے وقت وہ بے ہوش ہوئیں تھیں اور ہوش میں آنے کے بعد سے اب تک کچھ بھی نہیں بولیں تھیں بس خلاؤں میں گھورتی رہتیں تھیں ان کی حالت سے سب پریشان تھے پری کی حالت بھی صحیح نہیں تھی اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا ڈاکٹر نے اس کی مسلسل بے ہوشی کو خطرناک بتایا تھا ان کا ایک مشکل وقت چل رہا تھا سب کی آنکھیں نم رہتیں تھیں گھر سے ہاسپٹل اور ہاسپٹل سے گھر کے چکر لگ رہے تھے طیب اور آفاق مستقل ہاسپٹل میں ہی تھے

"آج میرے بیٹے کی شادی ہے اسے دولہا بننا ہے سعدیہ دیکھو وہ آگیا ہے اسے کہو مجھے بھی تیار ہونے دے تم بھی جلدی سے تیار ہو جاؤ بارات لے کر جانی ہے چلو جلدی کرو دیر ہو جائے گی...." بے ربطگی سے کہتے ہوئے

وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھیں تھیں اور دروازے کی طرف بڑھیں تھیں سعدیہ بیگم اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے ہوئے انہیں سنبھالنے لگیں تھیں

"وہ آیا تھا بھابھی اور چلا بھی گیا ہے آپ کا اسامہ چلا گیا ہے بھابی" وہ رو دیں تھیں

"کیا کہہ رہی ہو تم سعدیہ میرا بیٹا مجھے ملے بنا کبھی نہیں گیا اور آج تو اس کی شادی ہے آج کیوں جائے گا میرے بناء.. " وہ بڑبڑا رہیں تھیں پھر چلا کر رونے لگیں

"میرا اسامہ! میرا بچہ!!! مجھے میرے اسامہ کے پاس جانا ہے اسامہ میرے جگر کے ٹکڑے! مجھے چھوڑ کر کیوں چلے گئے اسامہ .....

ان کی حالت نے دروازے میں کھڑی رمشہ کی آنکھیں نم کر دیں تھیں نم آنکھوں سے انہیں دیکھتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی کہ لوگ کیوں کہتے ہیں کہ کیا کرتی ہے آرمی ہمارے لیے آکر دیکھیں کہ کیا کرتے ہیں وہ ہمارے لیے اور جو کہتے ہیں کہ وہ پیسے لیتے ہیں آئیں اور لے جائیں وہ پیسے جو انہیں ملتے ہیں اور قربان کر دیں اپنی جان اس ملک کیلئے

www.kitabnagri.com

اگر ان میں ہمت ہے تو!!! کیوں کہ دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو پیسوں کیلئے اپنی جان قربان کر دے پیسے تو دور اگر پوری دنیا بھی دے دیں تو کوئی بھی اپنی جان نہیں دے گا یہ جذبہ صرف وطن سے محبت کرنے والوں میں ہوتا ہے جو بلا معاوضہ اپنی دھرتی ماں کی حفاظت کیلئے اپنی جان قربان کر دیتے ہیں باقی باتیں کرنے والے پیسوں کیلئے دوسروں کی جان تو لے سکتے ہیں مگر خود کی جان نہیں دے سکتے۔

~~~~~

"اباجی!" اعظم صاحب کمرے میں داخل ہوئے تو انہیں کھڑکی کے سامنے کھڑا دیکھا مگر وہ متوجہ نہیں ہوئے تھے انہوں نے جا کر ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ہلایا تو وہ چونکے

"ہاں؟" آنسو ان کے بوڑھے جھریوں بھرے گالوں پر بہہ رہے تھے انہیں دیکھ کر اعظم صاحب بھی رنجیدہ ہو گئے تھے

"پریشان نہ ہوں اباجی! اللہ کی چیز تھی اس نے لے لی وہی ہمارے دلوں کو صبر بھی دے گا۔" ضبط کرتے کرتے بھی آنسو بہہ نکلے تھے

"کیسے پریشان نہ ہوں؟ رقیہ اور پری کی حالت دیکھتا ہوں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے اور اسامہ..... وہ تو میرے دل کا ٹکڑا تھا تم سب سے زیادہ پیارا تھا مجھے وہ ابھی تو میرے جانے کی عمر تھی وہ کیوں چلا گیا مجھے چھوڑ کر؟"

"آپ ہی تو کہتے ہیں کہ شہید کی موت پر روتے نہیں ہیں صبر کرتے ہیں سب کو صبر آجائے گا بس آپ یقین رکھیں کہ وہ یہاں سے زیادہ وہاں پر پرسکون ہے اس کیلئے دعا کریں اباجی !!!"

"میری پری کا کیا ہو گا اعظم! اس کی حفاظت کی ذمہ داری اسامہ مجھ پر چھوڑ کر گیا ہے پتا نہیں میں یہ ذمہ داری نبھا بھی پاؤں گا یا نہیں اگر مجھے کچھ ہو گیا تو پری کا خیال تم رکھو گے اعظم"

"اللہ آپ کو سلامت رکھے اباجی کیسی باتیں کر رہے ہیں۔"

وہ تڑپ اٹھے تھے ابھی تو بیٹے کی موت کا غم برداشت کر رہے تھے اور اب باپ.....

"تم جاؤ اعظم! رقیہ کا خیال رکھو جاؤ تم" وہ دوبارہ رخ موڑ کر کھڑے ہو گئے تھے اعظم صاحب خاموشی سے باہر چلے گئے

~~~~~

"کیسی ہو تم پری؟" اس کے سر ہانے کھڑا وہ پوچھ رہا تھا اس کی حالت دیکھ کر ایک لمحے کو اسے دھچکہ لگا تھا دودن میں ہی وہ صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی

"پری....." وہ کچھ نہیں بولی تھی

"اسامہ سے اتنی محبت کرتی ہو کہ وہ نہیں رہا تو تم نے بھی جینے کی آس چھوڑ دی."

"ہاں! بہت محبت کرتی ہوں اسامہ سے مگر تم ہمارے درمیان آگئے تمہاری وجہ سے وہ مجھے چھوڑ گیا تم ہو اس سب کے پیچھے اب تو خوش ہونا؟" اسامہ کا نام سنتے ہی وہ چلائی تھی

میں نے ایسا نہیں چاہا تھا پری ہاں! رقیب سمجھتا تھا میں اسے چاہتا تھا کہ وہ ہمارے درمیان سے چلا جائے پر میں نے کبھی اس کی موت نہیں مانگی تھی"

www.kitabnagri.com

"جاؤ یہاں سے تم نے جو چاہا تھا وہ ہو گیا ہے مجھے اسے چھوڑنے کی نوبت ہی نہیں آئی وہ خود ہی مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے تمہاری خواہش پوری ہو گئی ہے اب میری جان چھوڑ دو تم....." نظروں کا رخ موڑنے ہوئے اس نے جانے کا عندیہ دیا تھا

"پری میں..... وہ کچھ کہنا چاہ رہا تھا جب وہ اس کی بات کاٹ کر چلائی

"اب کیا چاہتے ہو میں بھی مر جاؤں!"

"ایسے نہ کہو میں جا رہا ہوں" وہ تڑپ اٹھا تھا اس کے منہ سے یہ سن کر ایک آخری نظر اس پر ڈالی تھی اور پھر تیزی سے نکل گیا تھا جبکہ اس کے آنسو بے آواز بہہ کرتے تھے میں جذب ہو رہے تھے

~~~~~

اسے گھر آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا آہستہ آہستہ سب معمول پر آ رہا تھا مگر اس گھر کی ویرانیاں ویسے کی ویسے ہی تھیں ماس نے کھڑکی سے باہر اندھیرے میں ڈوبے لان کو دیکھا تھا ہر چیز سے ویرانی اور اداسی ٹپک رہی تھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا جب اس گھر میں خوشیاں رقص کرتیں تھیں ہر طرف قہقہے تھے اور اب سب ایک دوسرے سے نظریں چرائے گھومتے تھے کھڑکی سے سر ٹکائے وہ بیتے وقت کو یاد کر رہی تھی

"تم نے تو کہا تھا کہ تم مجھے کال کرو گے میں انتظار کرتی رہ گئی اور تم نے کال نہیں کی تم بات کرنا چاہ رہے تھے مگر میں نے کیا کیا؟ تمہیں شاید اندازہ ہو گیا تھا کہ ہم دوبارہ بات نہیں کر پائیں گے ہم مل نہیں پائیں گے کبھی تب ہی تم..... روتے روتے اس کی ہچکی بندھ گئی تھی

www.kitabnagri.com

"میں تمہیں آخری دفعہ دیکھ بھی نہیں پائی اسامہ! تم نے اتنی جلدی کیوں کی جانے میں میرا انتظار تو کرتے....." وہ بے آواز رو رہی تھی دور آسمان پر چمکتا چاند بھی اداسی سے اسے دیکھ رہا تھا

~~~~~

وقت کا کام ہے گزرنا اچھا ہو چاہے برا ہو وہ گزر جاتا ہے آج پانچ ماہ ہو گئے تھے اسامہ کو گئے اس وقت میں کافی تبدیلیاں آئیں تھیں رانا بیاہ کر اس گھر میں آگئی تھی اسامہ کے جانے کے دو ماہ بعد ہی دادا جی نے خاموشی سے ان کی شادی کرادی تھی اس کے آنے سے گھر کا ماحول کافی بدل گیا تھا دونوں گھروں میں ایک نامحسوس سی دوری آگئی تھی اس کا زیادہ وقت تو کمرے میں ہی گزرتا تھا مگر وہ محسوس کر رہی تھی کہ رمشہ اور فوزان اب کم کم آتے تھے اور اگر آ بھی جاتے تو زیادہ دیر بیٹھتے نہیں جبکہ پہلے وہ پورا دن یہیں پائے جاتے تھے ہاں وعدہ یہ پھپھو اب اکثر قیہ تائی کے پاس آتیں تھیں کبھی کبھی اس کے پاس بھی چکر لگاتیں ۔

~~~~~

"میرے بھائیوں جیسے کزن کی ڈیٹھ ہو گئی ہے میری بہن بیوہ ہو گئی ہے اور تمہیں ہنی مون پر جانے کی پڑی ہے تمہیں دکھائی نہیں دے رہا کہ سب کیسے حالات سے گزر رہے ہیں؟" طیب کی آواز نے اس کے قدم روک دیئے تھے

"تو میں کیا کروں اب؟ پہلے ہی تمہارے خاندان کی وجہ سے شادی خاموشی سے ہوئے کتنے ارمان تھے میرے اور اب تم ہنی مون ہر بھی نہیں لے کر جا رہے؟" وہ بد تمیزی سے بولی

"کہہ تو رہا ہوں کہ گھر کے حالات ٹھیک ہوتے ہی لے جاؤں گا تم تھوڑا صبر کر لو" وہ اسے سمجھاتے ہوئے پیار سے بولا

"اور کتنا صبر کروں چار ماہ ہونے والے ہیں ہماری شادی کو اور ابھی بھی تمہیں جلدی لگ رہا ہے اگر تم مجھے ابھی لے کر نہیں گئے تو میں اپنی امی کی طرف چلی جاؤں گی بیٹھ کر مناتے رہنا تم سوگ کیوں کہ مجھ سے تو ساری عمر کا

سوگ منایا نہیں جاتا۔ "رائی کی تیز آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی وہ خاموشی سے واپس اپنے کمرے میں چل دی تھی

~~~~~

"اب بس اباجی بہت ہو گیا ہمیشہ پری پری پری.... آپ نے پری کے پیچھے ہمیشہ میرے بچوں کو ڈی گریڈ کیا ہے ہمیشہ میری بیٹی کا حق بھی اسے دیا ہے اور اب آپ ولید بھی اسے دینا چاہتے ہیں؟" سعدیہ بیگم غصے سے بول رہیں تھیں جب سے انہوں نے سنا تھا کہ ولید سے پری کے نکاح کے بارے میں سوچا جا رہا ہے ان کے اندر آگ لگ گئی تھی

"کیسی باتیں کر رہی سعدیہ مجھے اپنے سارے بچے ایک جیسے ہیں سب سے ایک جتنی محبت کرتا ہوں میں پری اگر معظم کی بیٹی ہے تو رمشہ تمہاری بیٹی ہے تو اسی ہے میری مجھے دونوں بہت پیاری ہیں تمہیں یہ کیوں لگتا ہے کہ پری زیادہ پیاری ہے مجھے؟ کبھی میں نے دونوں میں فرق کیا؟" ریاض ملک تحمل سے بولے

"یہی تو میں کہہ رہی ہوں کہ رمشہ میری بیٹی ہے اکلوتی نواسی ہے آپ کی آپ کیسے اس کا حق اپنی پوتی کو دے سکتے ہیں؟"

"میں کسی کا حق کسی کو نہیں دے رہا جو جس کا ہے وہ اسی کو ملے گا اعظم نے بس ایک بات کی تھی جو ختم بھی ہو گئی تم خواہ مخواہ بحث کر رہی ہو۔"

"اعظم بھائی کو بھتیجی نظر آگئی بھانجی نظر نہیں آئی پہلے بھی اسامہ کیلئے آپ نے پری کو چنا آپ کو یہ ڈر تھا کہ اس گھر کی اکلوتی بیٹی کہیں نہ جائے تب بھی آپ نے یہ نہ سوچا کہ میری بھی اکلوتی بیٹی ہے میں بھی اسے دور نہیں بھیجنا چاہتی مگر میں تب خاموش رہی تھی اب نہیں رہوں گی میری نذر مشہ کارشتہ لے کر آئی تو پتا ہے اس نے کیا کہا؟ اس نے کہا کہ ہم تو پری کو بہو بنانا چاہتے تھے مگر جو قسمت کو منظور! سب کو ہمیشہ پری نظر آتی ہے میری بیٹی کیوں نہیں ایسا کیا ہے پری میں جو میری بیٹی میں نہیں؟" پتا نہیں کتنے سالوں کا غبار تھا جو وہ آج نکال رہیں تھیں

"پری کیلئے تو ویسے بھی لڑکوں کی کمی نہیں ہے ادائیں دکھا کر ہر ایک کو پیچھے لگا لیتی ہے اس لڑکے سے ہی کیوں نہیں بیاہ دیتے جو ہاسپٹل میں ملنے آیا تھا کوئی نہ کائی چکر تو ہو گا جو وہ یوں ہاسپٹل تک پہنچ گیا اور وہ جو اسے گھر چھوڑنے آیا تھا وہ بھی پوچھ لیجئے گا کیوں کہ مجھے تو نہیں لگتا کہ دوست کا بھائی ہے آپ لوگ..... وہ کچھ اور بھی کہنا چہتیں تھیں مگر معظم صاحب کی آواز نے انہیں روک دیا

"بس کر دیں آپا مجھے بھروسہ ہے اپنی بیٹی پر وہ ایسی نہیں ہے آپ میری بیٹی پر الزام نہ لگائیں میں مزید برداشت نہیں کروں گا"۔

www.kitabnagri.com

"سچائی ہے یہ الزام نہیں ہیں اپنی بیٹی کو سنبھال کر رکھو کل کو کوئی چاند نہ چڑھا دے۔" وہ آج چپ ہونے والوں میں سے نہیں تھیں

"بس سس! آپ کم از کم اتنا ہی احساس کر لیتیں کہ وہ آپ کے بھائی کی بیٹی ہے کتنے بڑے صدمے سے گزر رہی ہے اور آپ....." وہ بات ادھوری چھوڑ کر چلے گئے تھے ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا جبکہ باقی سب نے ملامت زدہ نظروں سے سعدیہ بیگم کو دیکھا تھا جو اپنے کیے پر بالکل بھی شرمندہ نہیں تھیں

~~~~~

"کیسی ہو رمشہ؟" وہ اتنے دنوں سے اسے ملنے نہیں آئی تھی تو وہ خود ہی چلی آئی اسے دیکھنے پھپھو گھر پر نہیں تھیں تو وہ رمشہ کے کمرے میں ہی چلی آئی۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا تھا بس زمین پر بیٹھی گھور رہی تھی پری نے اسے متوجہ کرنے کیلئے جیسے ہی اس کا کندھا ہلایا تو وہ چلا اٹھی

"ہاتھ مت لگاؤ مجھے اور دفع ہو جاؤ یہاں سے!"

وہ اس کے لہجے پر ہی حیران رہ گئی تھی اس کے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ نفرت بول رہی تھی

"کیا ہوا ہے تمہیں؟ ناراض ہو مجھ سے؟ اگر ناراض ہو تو میں تمہیں منانے کیلئے تمہاری پسند کا کیک کھاؤں گی تمہیں اب مان جاؤ جلدی سے۔" اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے وہ لجاجت سے بولی

رمشہ نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا اور کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"نہیں چاہیے تمہارا ایک، تمہاری دی ہوئی بھیک نہیں چاہیے مجھے سنا تم نے.. اب جاؤ یہاں سے مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی!"

"کیا ہوا ہے؟ تم ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟" وہ حیران تھی کہ آخر اسے ہوا کیا ہے؟ آج تک اس نے رمشہ کو اتنے غصے میں کبھی نہیں دیکھا تھا

"اتنی معصوم مت بنو پری! جیسے تمہیں کچھ پتا ہی نہیں ہے" وہ زہر خند لہجے میں بولی

"مجھے سچ میں کچھ نہیں پتا کوئی غلطی ہوئی ہے کیا مجھ سے؟"

"غلطی تو مجھ سے ہوئی ہے مام ہمیشہ کہتیں رہیں کہ تم سے دور رہوں مگر مجھے لگتا تھا کہ تم میری دوست ہو مجھے تمہارے ساتھ رہنے میں کیا نقصان ہو سکتا ہے پر میں غلط تھی تم کچھ بھی تھی پر میری دوست نہیں تھی تمہیں ہر جگہ فوقیت دی گئی تمہارے پاس زہانت، شکل صورت ہر وہ چیز تھی جو سراہی جاسکے مگر میں نے کبھی حسد نہیں کیا تم سے ہر وہ چیز جو مجھے پسند ہوتی تھی وہ تمہیں مل جاتی تھی مگر میں نے کبھی شکوہ نہیں کیا مگر اب کی بار تم نے میرے دل پر وار کیا ہے پری اور اس کیلئے میں تمہیں معاف نہیں کروں گی سمجھی تم!!!!!!" وہ رو رہی تھی جبکہ وہ ساکت کھڑی اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی

"میں نے کچھ نہیں کیا رمشہ تمہیں کوئی..... رمشہ اس کی بات کاٹ کر چلائی

"جاؤ یہاں سے....." اور اسے کمرے سے نکال کر زوردار آواز سے دروازہ بند کر دیا اس کے رونے کی آواز باہر تک آرہی تھی اس نہیں معلوم کب آنسو اس کی خود کی آنکھوں سے بہنا شروع ہوئے؟ کیسے وہ گھر پہنچی؟ وہ نہیں جانتی تھی وہ واقعی نہیں جانتی تھی۔

~~~~~

"کیا ہوا پری؟ ایسے کیوں کمرہ بند کیے بیٹھی ہو میری بچی؟" سامعہ بیگم نے پیار سے اس کی پیشانی چومتے ہوئے پوچھا

"امی! کچھ ہوا ہے کیا گھر میں؟" روئی روئی آنکھوں سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا

"تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم رو کیوں رہی ہو؟" اس حالت میں دیکھ کر ان کا کلیجہ منہ کو آگیا تھا وہ ان کی اکلوتی بیٹی تھی وہ کیسے اسے اس حال میں دیکھ سکتیں تھیں

"امی! رمشہ نے ایسا کیوں کہا کہ میں نے اس کے دل پر وار کیا ہے میں نے تو اسے ہمیشہ بہن سمجھا ہے دوست ہے میری میں کیوں کروں گی؟ ایسے بولیں نا امی!!!!" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں پوچھ رہی تھی

"کچھ نہیں کیا تم نے ان ماں بیٹی کا دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارے تایا نے ایک بات کی تھی بس اور تمہاری پھپھو نے تو محاذ ہی کھول لیا تمہارے خلاف۔" وہ تلخی سے بولیں

"کون سی بات؟" اس کی آنکھوں میں الجھن تھی وہ سارا دن کمرے میں گزارتی تھی اس لیے اسے نہیں معلوم تھا کہ باہر کیا ہو رہا ہے

"وہ چاہتے تھے کہ ولید کی اور تمہاری شادی کر دی جائے تاکہ تم اسی گھر میں رہ جاؤ لیکن تمہارے دادا نے انکار کر دیا کہ ولید اور رمشہ کی نسبت طے ہے وہ ایک بیٹی کیلئے دوسری بیٹی کا دل نہیں دکھائیں گے پتا نہیں کس نے یہ

بات سعدیہ کو بتادی اس نے آکر وہ الزامات لگائے کہ میں تو حیران ہوں کہ وہ ایسا بھی کر سکتی ہے تمہارے دادا کہتے رہے کہ ایسا کچھ نہیں مگر وہ تو کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔"

"ایسا کیوں کیا انہوں نے ابھی تو اسامہ کو گئے چند ماہ ہوئے ہیں اور آپ کو میری دوسری شادی کی پڑ گئی ہے اور وہ بھی ولید کے ساتھ وہ بھائیوں جیسا ہے میرے لیے آپ لوگ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں ایسے۔"

"سب محبت کرتے ہیں تم سے اس لیے تمہاری بھلائی کو ایسا سوچ رہے ہیں ایک نہ ایک دن تو شادی کرنی ہے نا تمہاری!"

"ابھی نہیں کرنی مجھے شادی آپ بس اس ٹاپک کو کلوز کر دیں اور ولید اور میری شادی کے بارے میں تو سوچیے گا بھی نہیں۔" اس کے لہجے میں سختی تھی وہ اسے دیکھ کر رہ گئیں

~~~~~

"کیسے ہو یا ر؟ تم تو بالکل بھول ہی گئے ہو" سفیان نے بیٹھتے ہوئے شکوہ کیا

"بھولا نہیں ہوں بس مصروفیت ہی اتنی ہوتی ہے کہ تیری طرف آنے کا ٹائم ہی نہیں ملتا تو بتا کیا لے گا؟" وہ انٹر کام اٹھاتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"اتنی بھی کیا مصروفیت کہ بندہ دستوں کو ہی بھول جائے چلو ملنا تو دور ایک کال ہی کر لیتے یا وہ بھی نہیں کر سکتے تھے؟"

"شکوے بعد میں کر لینا ابھی تو یہ بتا کہ چائے لے گیا کافی؟"

"کافی منگوالے پھر!"

کافی کا کہہ کر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا تھا

"تو سنا کیا چل رہا ہے؟"

"کچھ خاص نہیں وہی نارمل روٹین تیری پری کا کیا بنا؟ دوبارہ اس سے بات ہوئی؟"

"میری کہاں ہے وہ؟ وہ مجھ سے بات ہی نہیں کرنا چاہتی اس لیے میں نے ڈسٹرب نہیں کیا اسے پہلے ہی ناراض ہے مزید ہو جائے گی۔" وہ یاسیت بھرے لہجے میں بولا

"یہ تو تجھے پہلے سوچنا چاہیے تھا اب تو جو ہونا تھا ہو چکا ہے اب آگے کی سوچو۔"

"تم نے صحیح کہا تھا محبتوں میں انایاجیت ہار نہیں ہوتی افسوس کہ مجھے سمجھنے میں دیر لگی پتا نہیں وہ مجھے معاف کرے گی بھی یا نہیں؟"

"تو نے اس کے دادا سے بات کی تھی انہوں نے کیا کہا پھر؟" کافی آگئی تھی اس لیے وہ خاموش ہو گیا تھا

www.kitabnagri.com

"کی تھی!"

"پھر؟"

"پھر کچھ نہیں وہ یہ سب جاننے کے بعد اپنی پوتی کی شادی مجھ سے نہیں کریں گے۔"

"تو تم پیچھے ہٹ جاؤ گے پہلے اتنا سب کچھ کیا اور اب خاموشی سے ہار مان جاؤ گے کیا حالانکہ اب تو تمہارے پاس چانس بھی ہے۔"

"چھوڑو اس ٹاپک کو یا مجھے پہلے ہی اپنے کیے پر افسوس ہے مزید نہیں کرنا چاہتا۔" کہتے ہوئے اس نے کافی کا کپ منہ سے لگا لیا

"سم!" اسے دیکھتے ہوئے وہ کچھ سوچ رہا تھا

~~~~~

"پری!" وہ اپنے لیے چائے بنا رہی تھی جب رائے نے اسے پکارا

"جی؟ کوئی کوم ہے کیا؟" پلٹتے ہوئے اس نے پوچھا

"نہیں مجھے کیا کام ہونا ہے تم سے بس کچھ پوچھنا تھا۔"

"پوچھیں؟"

www.kitabnagri.com

"پھول کسی لڑکے کا کہہ رہیں تھیں ہاسپٹل میں آیا تھا تم سے ملنے کون تھا وہ؟" چائے چھانتے ہوئے اس کا ہاتھ لرزتا تھا گرم چائے ہاتھ پر گر گئی تھی پر اسے پروا نہیں تھی

"اووہ! تمہارا ہاتھ جل گیا ادھر دکھاؤ آنیمنٹ لگا دوں" ہمدردی سے کہتے اس نے ہاتھ پکڑنا چاہا

"نہیں رہنے دیں آپ کیا کہہ رہیں تھیں؟" ہاتھ نرمی سے چھڑاتے ہوئے اس نے استفسار کیا

"تمہاری پھوپھی کہہ رہیں تھیں کہ تمہارا چکر چل رہا تھا کسی لڑکے سے اور وہ ہاسپٹل بھی آیا تھا سچ ہے کیا یہ؟

"نہیں! مجھے نہیں معلوم کہ ہاسپٹل کون آیا تھا۔" اسے اذیت ہوئی تھی یہ سب سن کر

"لو! وہ تو یہ بھی کہہ رہیں تھیں کہ تمہاری شادی اسی سے کروادیں یہ نہ ہو کہ تم کچھ غلط کر بیٹھو۔" اس نے اذیت سے آنکھیں بند کر لیں تھیں

"اگر ایسی بات نہیں ہے تو میرے پاس ایک رشتہ ہے تمہارے لیے میرے بھائی جان ہیں عمر تھوڑی سی زیادہ ہے پر اتنی عمر کے لگتے نہیں ہیں بہت اچھے ہیں تم سوچنا اس بارے میں آنٹی سے بات کی تھی مگر وہ تو سنتے ہی بھڑک اٹھیں کہ میری بیٹی کیلئے ایسے لڑکے ہی رہ گئے ہیں بھی اب تمہیں برا لگے تو لگے مگر میں سچ کہوں گی اب تمہارے لیے ایسے ہی رشتے آئیں گے عین شادی والے دن تم بیوہ ہو گئیں اب ایسی لڑکی کو کون بیاہ کر لے جائے گا اچھا تم سوچنا ضرور اور آنٹی کو بھی قائل کرنے کی کوشش کرنا۔" بظاہر ہمدردی جتا تیں وہ چلی گئیں تھیں جبکہ وہ وہیں ساکت کھڑی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم کیوں چلے گئے اسامہ! دیکھو سب کتنی جلدی بدل گئے ہیں میں اکیلی ہو گئی ہوں تمہارے بغیر تمہیں معلوم ہے رمشہ نے اور پھوپھی نے مجھے غاصب کہا ہے کیا میں غاصب ہوں؟ میں نے تو کبھی کچھ نہیں چھینا رمشہ سے پھر کیوں؟ تمہارے جانے میں، میرے خوبصورت ہونے میں میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے پھر میں مورد الزام کیوں؟ اور پھوپھی! انہوں نے میرے کردار پر انگلی اٹھائی ہے وہ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں؟ وہ مجھ سے اتنی نفرت کیسے کر سکتی ہیں مجھے نہیں معلوم تھا کہ ان کے بظاہر پیار بھرے لہجے کے پیچھے اتنی نفرت چھپی ہے مجھے سچ میں نہیں پتا

تھا کہ آپ کے اپنے آپ سے اتنی نفرت بھی کر سکتے ہیں مجھے جن رشتوں پر مان تھا وہ میرا مان یوں بھی توڑ سکتے ہیں مجھے آج احساس ہو رہا ہے کہ تمہارا ہونا میرے لیے کتنا اہم تھا کاش! کہ تم جانے کی جلدی نہ کرتے کاش! کہ زندگی چند گھنٹوں کی فلم ہوتی اور ہم اختتام پر دوبارہ مل جاتے کاش!!!! اس کا دل دکھا تھا رمشہ کا یہ روپ دیکھ کر اسامہ کی تصویر تھامے وہ اس سے شکایتیں کر رہی تھی آنسو گالوں پر بہہ رہے تھے۔

بعض دفعہ ہمیں واقعی معلوم نہیں ہوتا کہ ہمارے ارد گرد موجود لوگ اپنے دل میں ہمارے لیے اتنی نفرت چھپا کر رکھتے ہیں اور جب پتا چلتا ہے تب وہ نفرت ہمارے وجود کو اپنے زہر سے نیلا کر دیتی ہے۔

~~~~~

"دادا جی آپ نے بلایا مجھے؟" دروازے سے داخل ہوتے ہی اس نے پوچھا

"آؤ بیٹے! تم تو اپنے دادا کو بھول ہی گئی ہو" نروٹھے پن سے کہتے انہوں نے شکوہ کیا ان کے لہجے پر وہ مسکرا دی تھی

www.kitabnagri.com

"آپ کو کیسے بھول سکتی ہوں دادا جان بس دل نہیں کرتا کمرے سے نکلنے کو اور آپ بھی تو نہیں آتے مجھ سے ملنے" اس نے بھی جواباً شکوہ کیا

"میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں بار بار سیڑھیاں چڑھ اتر نہیں سکتا تم تو آ سکتی ہونا اپنے بوڑھے دادا سے ملنے؟" وہ ہنس رہے تھے پر آنکھوں کی اداسی ساتھ نہیں دے رہی تھی

"ابھی کہاں بوڑھے ہوئے ہیں دادا جان ایسے ہی خود کو بوڑھا نہ کہا کریں ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی!"

"بوڑھا تو ہو گیا ہوں جو ان اولاد کی موت کمر توڑ دیتی ہے۔" ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے

"دادا جان!" ان کے آنسو صاف کرتی وہ بھی رو دی تھی

"ارے میرا بیٹا رو کیوں رہا ہے اب میرے بیٹے کو رونا نہیں ہے اب تو خوشیاں منانے کے دن ہیں اب تو میری

بیٹی دلہن بنے گی اب رونے کے دن ختم ہونے کو ہیں۔" اس کے سر کو تھپتھپاتے وہ پیار سے بول رہے تھے

"دلہن؟" اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر انہیں دیکھا

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں دادا؟" وہ سر اٹھائے ان سے پوچھ رہی تھی

Kitab Nagri

"بیٹیاں اپنے گھروں میں ہی اچھی لگتیں ہیں بیٹے چاہے کتنی ہی پیاری

www.kitabnagri.com

کیوں نہ ہوں ایک نہ ایک دن انہیں رخصت کرنا پڑتا ہے۔"

"میں اپنے گھر میں ہی ہوں اور کون سا گھر ہے میرا!" اس نے یوں ظاہر

کرنے کی کوشش کی جیسے وہ سمجھی ہی نہیں

"یہ گھر تمہارا نہیں ہے مایکا کبھی بھی بیٹیوں کا گھر نہیں ہوتا ان کا

اصل گھر تو ان کا سرال ہوتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم بھی اب اپنے

گھر چلی جاؤ۔"



"تو آپ کہنا چاہتے ہیں کہ میرا کوئی حق نہیں ہے اس گھر پر مجھے یہاں

سے چلے جانا چاہئے۔"

"ہم ایک ایسے معاشرے میں رہتے ہیں جہاں عورت مرد کے سہارے کے بغیر

غیر محفوظ ہے اسے صرف لوگوں کی باتوں کا ہی نہیں ان کی نگاہوں کا

بھی سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس پر باتیں کرنے والوں میں سب سے پہلے اس کے اپنے ہوتے ہیں بدلتے حالات آتے ہوئے موسموں کا پتا دے رہے ہیں میں نہیں چاہتا کہ تم ان موسموں کی سختی برداشت کرو اور وہ بھی اکیلے۔
"وہ اسے سمجھا رہے تھے

"آپ ہیں نامیرے ساتھ پھر میں اکیلی کیسے ہو گئی؟" اس کی بات پر وہ مسکرائے تھے

"ایک ایسے عمر رسیدہ درخت پر امید لگائے بیٹھی ہو کہ وہ تمہیں آنے والے طوفان سے بچائے گا حالانکہ وہ درخت تو خود ایک تیز جھونکے سے زمین بوس ہو جائے گا۔"

"آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں میں اکیلی تو نہیں ہوں میرے پاس اسامہ کا نام موجود ہے میں ساری عمر اس کے نام کے ساتھ گزار لوں گی۔"

"اسامہ اب نہیں ہے اور یہ بات تمہیں سمجھنی ہو گی تنہا زندگی نہیں گزرتی اور ایک عورت کی تو بالکل بھی نہیں۔"

"میں تو لڑکی ہوں عورت تھوڑی ہوں۔" اس نے بات مزاق میں اڑانے کی کوشش کی تھی مگر وہ سنجیدہ تھے
"ارسلان نے سب بتا دیا ہے مجھے اور میں چاہتا ہوں کہ تم اسے اپنالو۔"

ان کی بات پر پری نے شکوہ کننا نظروں سے انہیں دیکھا

"سب جانتے ہیں پھر بھی؟"

"ہاں پھر بھی! سب جان کر مجھے بھی غصہ آیا تھا مگر پھر میں نے اسے معاف کر دیا اس نے جو کیا اس پر اسے
چھتتاوا ہے اور سب سے بڑھ کر وہ تمہارے بارے میں سب جانتا ہے کوئی اور سب جانتے ہوئے تم سے شادی
نہیں کرے گا اسامہ کی شہادت میں تمہارا قصور نہیں ہے مگر لوگ یہ مشہور کر چکے ہیں کہ تم سبز قدم ہو۔"

"اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ میں اس کے ساتھ خوش رہوں گی؟"

"گارنٹی تو کسی بات کی نہیں ہوتی لیکن میرا دل کہہ رہا ہے کہ وہ تمہیں خوش رکھے گا۔"

"آپ معاف کر سکتے ہیں اسے میں نہیں اس نے جو کچھ کیا ہے وہ معافی کے قابل نہیں۔" سر جھکائے آہستہ سے
بول رہی تھی

"اس نے کچھ غلط نہیں کیا تمہارے ساتھ تم جس طرح گئی تھی ویسے ہی واپس آئی ہو ورنہ وہ کچھ بھی کر سکتا تھا
مگر اس نے نہیں کیا یہ اس کی شرافت کی دلیل ہے۔" www.kitabnagri.com

"کسی کو اغواء کرنا کون سی شرافت ہے؟"

"غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے اور وہ اپنی غلطی مان بھی رہا ہے تم اسے معاف کر دو"

"میں نہیں کر سکتی۔"

"اپنے دادا کی اتنی سی بات بھی نہیں مانو گی؟" وہ افسردہ ہوئے

"آپ اسامہ کو بھول گئے ہیں دادا جان اسی لیے یہ سب کہہ رہے ہیں۔"

"ہاں! بھول گیا ہوں اور اب تم بھی بھول جاؤ"

آگے بڑھو اپنی زندگی میں۔"

"آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں میں کیسے بھول جاؤں اسے؟ اور ایک نئی زندگی شروع کر دوں کیسے؟ کیا بھول جانا اتنا آسان ہوتا ہے؟" وہ رو دی تھی

"اسامہ کی زندگی اتنی ہی تھی ہم مرنے والوں کے ساتھ مر نہیں سکتے ہمیں آگے بڑھنا ہوتا ہے زندگی گزارنے کیلئے سدباب کرنے پڑتے ہیں ساری زندگی یادوں کو گلے لگا کر نہیں گزاری جاسکتی۔" نرمی سے اس کے سر میں انگلیاں پھیرتے وہ کہہ رہے تھے

"اپنے دل کو، اپنی زندگی کو ایک موقع اور دو محبت کو محدود مت بناؤ یہ لا محدود ہے اسے ایک ذات کے گرد

باندھنا چھوڑ دو ماضی کی قید سے نکل آؤ ایک نئی زندگی منتظر ہے تمہاری!"

"میں اسامہ کو نہیں بھول سکتی میں اس کے سوا کسی سے محبت نہیں کر سکتی!"

"جب ہم خود بھولنا ہی نہ چاہیں تو کیسے بھول پائیں گے اور جہاں تک محبت کی بات ہے تو ہو جاتی ہے محبت بس دل کو اجازت دو کسی اور کے نام پر ہٹکنے کی جب دل کو آزاد چھوڑ دو گی خود پکڑ پکڑ کر ماضی کا قیدی نہیں بناؤ گی تو محبت ہو جائے گی۔"

"ایک بات میری مان لو اسے معاف کر دو اور آگے بڑھو اپنی زندگی میں۔"

وہ سسک رہی تھی وہ بس خاموشی سے اس کا سر سہلا رہے تھے وہاں صرف خاموشی تھی ایسی خاموشی جو بین کرتی ہے

~~~~~

"کیوں آئی ہو تم یہاں؟" رمشہ کو دیکھتے ہی اسے غصہ آ گیا تھا

"میں... بات کرنی ہے تم سے تم ناراض ہو مجھ سے؟" اس کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے وہ پوچھ رہی تھی

"میں کیوں ناراض ہونے لگا تم سے ناراض ہونے کیلئے کسی رشتے کی ضرورت ہوتی ہے اجنبیوں سے کیوں ناراض ہونے لگائیں؟" اس کی بات پر وہ تڑپ اٹھی تھی

"ہم اجنبی تو نہیں ہیں۔"

"اجنبی ہی ہیں میں جس رمشہ کو جانتا تھا وہ تم نہیں ہو۔" بیگانگی سے کہتے ہوئے وہ اس نے نظریں اس کی طرف سے پھیر لیں تھیں

www.kitabnagri.com

"ایسا کیا کیا ہے میں نے؟"

"تم ابھی بھی پوچھ رہی کہ کیا کیا ہے تم نے؟ تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں تھا تمہیں پری پر بھروسہ نہیں تھا؟ وہ بہن تھی میری اسامہ کے حوالے سے معتبر تھی میرے لیے اور تم نے کیا کیا؟" وہ افسوس سے سر نفی میں ہلا رہا تھا

"تو اس سب کیلئے مجبور بھی سب نے کیا تھا میں ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی پر میں محبت کرتی ہوں تم سے کھو نہیں سکتی تھی تمہیں۔"

"کس نے مجبور کیا تھا تمہیں؟ ابو نے صرف ایک بات کی تھی جس کیلئے نہ میں مانتا اور نہ پری اور وہ تو یہ سب جانتی بھی نہیں تھی اور تم نے.... ایک گہری سانس لے کر اس نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی

"تم نے چوبیس سال کی دوستی لمحوں میں ختم کر دی اور کیا پایا تم نے اس سب سے؟"

"میں نے تمہارے لیے کیا تھا سب تمہیں کھو نہیں سکتی تھی میں۔" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی

"تم کھو چکی ہو مجھے میرا تمہارے ساتھ کوئی رشتہ نہیں ہے اب جاسکتی ہو تم یہاں سے!"

"ایسے نہ کہو تم می می میں... معافی مانگ لوں گی پری سے سب پہلے جیسا ہو جائے گا تم ناراض نہ ہو مجھ سے!" وہ منت آمیز لہجے میں بول رہی تھی

"جاؤ رشتہ اس سے پہلے کہ میں بھول جاؤ کہ کبھی مجھے محبت تھی تم سے"

"تھی کا کیا مطلب؟ تمہیں اب محبت نہیں ہے مجھ سے؟" وہ بے یقین تھی

"نہیں! بے رخی سے کہہ کر اس نے منہ موڑ لیا تھا چند لمحے بے یقینی سے اسے دیکھنے کے بعد وہ وہاں سے چلی گئی تھی آنسو بے دردی سے بہہ رہے تھے پر اسے پروا نہیں تھی مین گیٹ میں سے نکلتے ہوئے اس کی نظر پری پر پڑی تھی جو لان میں کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی بغیر رکے وہ گیٹ سے نکلتی چلی گئی تھی

~~~~~

آج ارسلان سب سے ملنے گھر آیا تھا اسے نہیں معلوم تھا دادا نے اس سے کیا بات کی تھی گھر والوں کو کیا بتایا تھا وہ بس اتنا جانتی تھی کہ اس روز اس کی ماں کی آنکھوں میں امید تھی اور اس کا خود کا دل..... وہ کرلا رہا تھا

آج پورے چھ ماہ بعد وہ اس کے سامنے گئی تھی اسے دیکھ کر وہ چند لمحے کیلئے نظریں نہیں ہٹایا تھا یہ وہ پری نہیں تھی جسے وہ جانتا تھا یہ تو کوئی اور تھی زرد اور بے رونق چہرہ.....

وہ ایسی تو نہیں تھی اس نے نظریں پھیر لیں تھیں چند منٹ وہاں بیٹھ کر وہ نکل وہ چلی گئی تھی جبکہ وہ اس کی موجودگی کو محسوس کر رہا تھا

~~~~~

وہ اپنی الماری ٹھیک کر رہی تھی جب ولید نے ناک کر کے اندر آنے کی اجازت چاہی ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد اس نے اجازت دے دی

"میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا".

"نہیں! آؤ بیٹھو" اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ خود بھی بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی.

"اچھا ہے ارسلان تم خوش رہو گی اس کے ساتھ." چند لمحے خاموش رہنے کے بعد وہ بولا

"اچھا! یہی بتانے آئے تھے تم؟"

"میں ویسے نہیں آسکتا کیا؟" وہ سوالیہ انداز میں پوچھ رہا تھا

"میں نے ایسا تو نہیں کہا." پھر سے خاموشی ہو گئی تھی

"بچپن کتنا اچھا تھا نا ہم سب ساتھ تھے کوئی فکر، کوئی پریشانی کچھ نہیں تھا کاش!! کہ ہمیشہ بچے ہی رہتے کبھی بڑے نہ ہوتے۔" خاموشی میں اس کی حسرت بھری آواز گونجی تھی

"سب ٹھیک ہو جائے گا پریشان نہ ہو۔" اس نے تسلی دینے کی کوشش کی

"جانتی ہوں ٹھیک ہو جائے گا پر کیا پہلے جیسا ہو پائے گا؟ اسامہ لوٹ آئے گا؟ ہم سب پھر سے اکٹھے ہو پائیں گے؟ نہیں نا؟"

وہ خاموش تھا یہ خاموشی اذیت ناک تھی

جو سانسوں کو بو جھل کر رہی تھی خاموشی سے تنگ آ کر وہ بول اٹھی

"تم رمشہ سے کیوں ناراض ہو؟"

"کیا تم نہیں جانتی؟"

"نہیں! اور نہ ہی جاننا چاہتی ہوں تم اگر میری وجہ سے ناراض ہو تو مت ہو۔"

www.kitabnagri.com

"میں نہیں ہوں ناراض اس سے اور تم اس کی فکر چھوڑ دو" ناراضگی سے کہا گیا

"کیوں چھوڑ دوں میری بہن ہے وہ فکر تو ہو گی نا۔" جو اباً وہ بھی ناراضگی سے بولی

چند لمحے اسے دیکھنے کے بعد وہ بولا

"اگر وہ تم سے معافی مانگے تو کیا تم معاف کر دو گی؟"

"میں نہیں چاہوں گی کہ وہ مجھ سے معافی مانگے۔"

"کیوں؟"

"اگر وہ معافی مانگے گی تو جو ایک بھرم سا ہے وہ ٹوٹ جائے گا۔"

"کیسا بھرم؟"

"تم نہیں سمجھو گے اس لیے رہنے دو اور اسے معاف کر کے آگے بڑھ۔"

"تم سن رہے ہو؟" اسے جواب نہ دیتے دیکھ کر اس نے پوچھا

"ہاں!" وہ زمین کو گھور رہا تھا

تب ہی آفاق وہاں آیا تھا اسے دیکھ کر ولید اٹھا

"میں چلتا ہوں اب" کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا

"یہ کیوں آیا تھا؟" آفاق بیٹھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"ویسے ہی تم کیوں آئے ہو؟"

"میں بھی ویسے ہی ارسلان بھائی کافی اچھے ہیں۔" اس کے بھائی کہنے پر پری نے گھورا تھا اسے

"بھائی؟؟؟؟؟"

"ہاں! تو تمہارے حوالے سے بھائی ہی ہونا۔"

"ابھی کچھ فائنل نہیں تم پہلے ہی شروع ہو جاؤ"۔

"کس نے کہا؟ ایک ہفتے بعد نکاح ہے آپکا ان کے ساتھ سسٹر اور آپ ابھی تک لاعلم ہیں!"

"اتنی جلدی؟" وہ شاک میں تھی

"جلدی کہاں ہے ابھی تو پورا ہفتہ پڑا ہے آرام سے آپ کی تیاری ہو جائے گی۔" وہ مسکرا رہا تھا جبکہ وہ خالی

الذہنی سے اسے دیکھ رہی تھی

~~~~~

آج ولید کے ساتھ قبرستان آئی تھی وہ کل اس کا نکاح تھا ولید اسے اسامہ کی قبر کے پاس چھوڑ کر تھوڑا دور کھڑا ہو گیا تھا

اس کی قبر کے پاس بیٹھتے ہوئے چند آنسو اس کی آنکھ سے اس کی نکلے تھے اور قبر کی مٹی میں جذب ہو گئے تھے

www.kitabnagri.com

خالی خالی نظروں سے وہ قبر کی مٹی کو دیکھ رہی تھی

"تم نے اور میں نے جو خواب مل کر سجائے تھے وہ ادھورے رہ گئے ہیں تم یہاں مٹی کی دبیز چادر اوڑھ کر گہری نیند سو گئے ہو اور میں سکون کی نیند سونے کو ترس گئی ہوں تم آؤ دیکھو سب کچھ کتنا بدل گیا ہے"۔

قبر کے سرہانے سرٹکائے وہ سرگوشیاں کر رہی تھی

"ایسے لگتا ہے جیسا کہ خواب تھا یا کبھی تھا ہی نہیں تم اتنی جلدی چلے گئے کہ یقین نہیں آتا پر مجھے یقین کرنا پڑے گا تمہیں پتا ہے کل میرا نکاح ہے میں کسی اور کی دلہن بنوں گی پر میرے دل میں ہمیشہ تم رہو گے مجھے پتا ہے تم مجھے سن رہے ہو بس ناراض ہونا اس لیے جواب نہیں دے رہے میں یہاں پہلی اور آخری دفعہ آئی ہوں میں دوبارہ یہاں نہیں آؤں گی اگر آئی تو واپس جانے کی ہمت کھودوں گی تم سن رہے نا!!!!" وہ رو رہی تھی دور کھڑے ولید نے دکھ سے اس منظر کو دیکھا تھا پتا نہیں وہ لوگ جو دل کے قریب ہوتے ہیں اتنی جلدی کیوں چھوڑ جاتے ہیں

~~~~~

"تمہاری بہن کی شادی ہے تمہارا یہاں ہونا ضروری ہے۔" سامعہ بیگم فون پر طیب سے بات کر رہی تھیں جو ایک ہفتہ پہلے ہی رانا کو لے کر شمالی علاقہ جات گیا تھا

"میں ابھی نہیں آسکتا امی ابھی یہاں آئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں رانا ناراض ہو جائے گی۔" طیب جنجلاتے ہوئے کہہ رہا تھا

www.kitabnagri.com

"بیوی کے ناراض ہونے کی فکر ہے بہن کی کوئی فکر نہیں ہے تمہاری اکلوتی بہن ہے پری تم آ جاؤ پھر دوبارہ کبھی چلے جانا۔"

"میں نہیں آسکتا رانا پہلے ہی پری کے یہاں رشتے پر غصے میں ہے مزید ناراض نہیں کر سکتا اسے اور ویسے بھی آفاق ہے تو وہاں میرے نہ ہونے سے کیا ہو جائے گا اچھا میں پھر کال کروں گا اللہ حافظ!" اس نے کال کٹ کر دی تھی

"ہیلو؟ ہیلو.." فون کان سے لگائے وہ ہیلو کر رہیں تھیں مگر دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی تھی

"کیا ہوا امی؟" پری نے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

"طیب نہیں آرہا۔" وہ افسوس سے بولیں

"تو کیا ہوا ہوا پہلے بھی میری وجہ سے ان کی شادی خراب ہوئی اب ہنی مون تو خراب نہ کریں۔" دکھ اسے بھی

ہوا تھا مگر چھپا کر مسکراتے ہوئے کہا

"کیا ہو جاتا اگر وہ آجاتا۔"

"چھوڑیں نا! آئیں میں آپکو کچھ دکھاتی ہوں۔" بازو سے پکڑ کر وہ انہیں اپنے ساتھ لے گئی تھی

~~~~~

سفید کرتے میں تیار وہ آئینے کے سامنے کھڑا پر فیوم سپرے کر رہا تھا جب دروازہ کھول کر سفیان اندر آیا

"آئی کا حکم ہے کہ ان کے دولہا بیٹے کی تصویر بنا کر بھیجی جائے۔" اسے گلے لگاتے وہ ہنستے ہوئے بتا رہا تھا

www.kitabnagri.com

"اگر انہیں اتنا ہی شوق تھا مجھے دیکھنے کا تو وہ آسکتیں تھیں مگر وہ نہیں آئیں اپنے دوسرے شوہر سے فرصت ملی تو

آئیں نا۔" وہ تلخی سے بولا

"تم جانتے ہو انکل کی طبیعت خراب ہے وہ انہیں اس حالت میں کیسے چھوڑ کر آسکتیں ہیں۔"

"اوہ پلیز! آج کے دن میرا موڈ نہ خراب کر ان کا ذکر کر کے ان کے پاس دوسرے بیٹے ہیں انہیں بھلا میری کیا ضرورت!"

"اچھا چھوڑ اس ٹاپک کو یہ بتا خوش ہے؟"

"ہاں! بہت زیادہ آخر کو اپنی محبت کو پانے جا رہا ہوں۔" وہ تفاخر سے بولا

"ہاں مجھے تو یہ سب خواب جیسا لگ رہا ہے کیسے اچانک سے پر نیاں کے دادا مان گئے میں حیران ہوں!"

"اس حیرت کا اظہار بعد میں کر لینا ابھی چل دیر ہو رہی ہے۔" اسے باہر کی جانب دھکا دیتے ہوئے وہ بولا تھا

~~~~~

اس کے نکاح کا جوڑا آگیا تھا وہ ابھی بیٹھی دیکھ ہی رہی تھی جب تائی امی کمرے میں داخل ہوئیں ان کے ہاتھ میں وہی جوڑا تھا جو اس نے اپنی شادی کیلئے خریدا تھا وہ کھڑی ہو گئی تھی

"پری میں چاہتی ہوں تم یہ جوڑا پہنو مجھے دیکھنا ہے یہ جوڑا کیسا لگے گا تم پر۔" جوڑا اس کی جانب بڑھاتے ہوئے وہ مسکرائیں تھیں

www.kitabnagri.com

"تائی امی!" ان کے ہاتھ پکڑتے ہوئے انہیں بٹھایا اور خود ان کے قدموں میں بیٹھ گئی

"تم میرے اسامہ کی دلہن تھیں ہمیشہ اسی روپ میں دیکھا تھا تمہیں مگر اب.... شاید قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا تمہیں معلوم ہے میرے اسامہ کو بہت محبت تھی تم سے آخری دفعہ بھی اس نے مجھے تمہارا خیال رکھنے کا ہی کہا تم میرے بیٹے کی امانت تھیں پری!" اس کی پیشانی چومتے ہوئے وہ رو رہیں تھیں

"میں آپ کی بیٹی بھی تو ہوں اور ہمیشہ رہوں گی۔" ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر سہلاتے ہوئے وہ بول رہی تھی

"خدا خوش رکھے تمہیں سدا سہاگن رہو۔"

وہ اسے دعائیں دے رہیں تھیں دروازے میں کھڑی سامعہ بیگم نے دل سے آمین کہا تھا

"اللہ! آپکو صبر دے تائی امی۔"

"صبر تو آجاتا ہے بچی پر صبر آنے کے بعد انسان پہلے جیسا نہیں رہتا اب جاؤ جلدی سے کپڑے چینج کر لو میں نے تو تمہیں بھی رلا دیا۔" اسے اٹھاتے وہ پیار سے بول رہیں تھیں

~~~~~

مختصر سی بارات آچکی تھی نکاح سے تھوڑی دیر پہلے سعدیہ بیگم بھی آگئیں فوزان بھی آیا تھا مگر رمشہ نہیں آئی سعدیہ پھپھو ایک دفعہ بھی اس کے پاس آکر نہیں بیٹھیں اسے دکھ ہوا تھا ان کا رویہ دیکھ کر۔

www.kitabnagri.com

پردہ آنکھوں سے ہٹانے میں بہت دیر لگی

ہمیں دنیا نظر آنے میں بہت دیر لگی

نظر آتا ہے جو وہ ویسا نہیں ہوتا

خود کو یہ بات بتانے میں بہت دیر لگی..

اس نے انہیں ہمیشہ ماں کی طرح سمجھا تھا مگر وہ کتنی نفرت کرتی تھیں اس سے

نکاح کے وقت اس کا دل خون کے آنسو رو یا تھا ایک لمحے کو اس کا دل چاہا انکار کر دے مگر پھر اس نے سائن کر دیے تھے نکاح نامے پر سائن کرنے کے وقت وہ اسامہ کو یاد کر رہی تھی ایک وہ ہی نہیں وہاں موجود ہر شخص، اسے یاد کر رہا تھا اور ہر آنکھ نم تھی

اب کے ہم بچھڑے تو شاید کتابوں میں ملیں
جیسے سوکھے ہوئے پھول کتابوں میں ملیں

~~~~~

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے جھٹکا لگا تھا پری بیڈ پر موجود نہیں تھی اس نے نظریں دوڑائیں وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی چوڑیاں اتار رہی تھی ہلکے پھلکے میک اپ میں بھی وہ پیاری لگ رہی تھی وہ آہستہ سے اس کی جانب بڑھا تھا

www.kitabnagri.com

اس کے قدموں کی آہٹ پر پری نے مڑ کر اسے دیکھا تھا پھر لہنگا سنبھالتی کھڑی ہو گئی تھی

"تم نے جو کچھ کیا وہ معاف کرنے یا بھولنے کے قابل نہیں ہے میں یہ شادی کرنا ہی نہیں چاہتی تھی مگر مجبور ہو گئی تھی میرے دل میں آج بھی اسامہ کی محبت ہے پھر بھی میں کوشش کروں گی کہ تمہیں معاف کر کے آگے بڑھوں لیکن اس کیلئے مجھے وقت کی ضرورت ہے۔" اس کے جذبات کو نظر انداز کرتی وہ آرام سے بول رہی تھی

"ویسے تم نے تو جسم ہی حاصل کرنا تھا وہ تو تمہیں حاصل ہو گیا اس لیے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں یا نفرت!" اس کی بات نے ارسلان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے تھے

"جتنا وقت چاہیے لے لو تم میں تمہیں تب ہی ہاتھ لگاؤں گا جب تم دل سے مجھ سے محبت کرو گی۔" کہہ کر وہ آگے بڑھا تھا اور اس کی بندیا ہٹا کر پیشانی چومی تھی

"کم از کم اتنی اجازت تو ہو گی مجھے!" کہہ کر وہ واش روم کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ وہ اس کی پشت کو گھور رہی تھی

~~~~~

"میرے رب آج میں پر سکون ہو گیا اپنے فرض سے سبکدوش ہو گیا ہوں وہ ذمہ داری جو میرے بچے نے مجھے دی تھی آج اسے پورا کر دیا ہے میں نے اب مجھے سکون کی موت آئے گی میری پری کو خوش رکھنا میرے مالک بے شک تو قادر ہے ہر چیز پر اگر کوئی غلطیا کو تا ہی ہوئی ہے تو معاف فرما دے بے شک تجھ سے بڑھ کر رحیم و غفور میں نے کسی کو نہیں پایا!!!!" سر کو سجدے میں جھکائے وہ زار و قطار رو رہے تھے آہستہ آہستہ ان کے بے چین دل کو سکون آ رہا تھا

~~~~~

صبح ارسلان کے جھنجھوڑنے پر اٹھی تھی وہ

"کیا ہوا ہے؟" ناگواری سے پوچھا

"جلدی سے تیار ہو جاؤ ہمیں تمہارے گھر جانا ہے۔" اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھاتے ہوئے وہ تیزی سے بولا

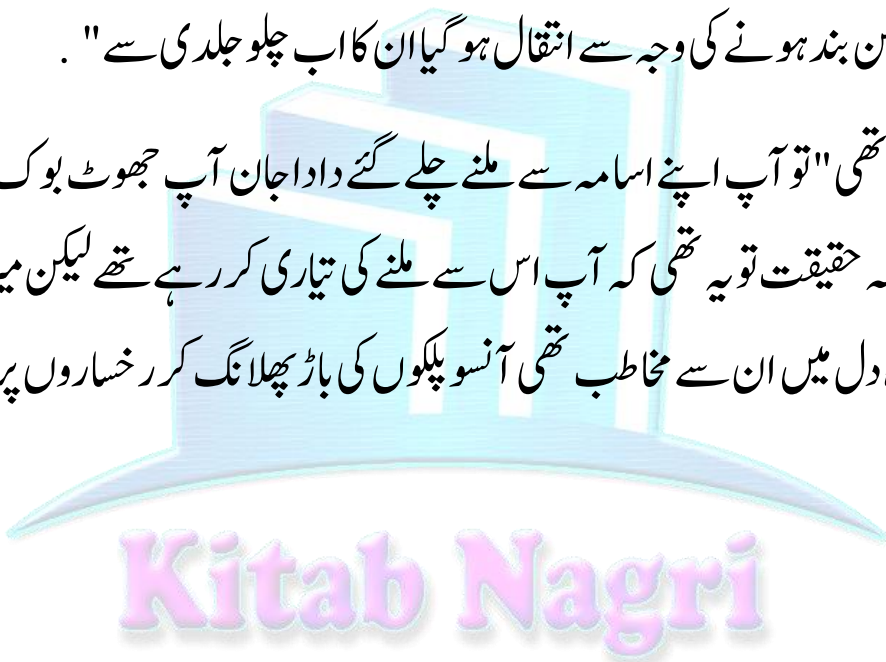
"کیوں؟" وہ ٹھٹھکی تھی اس کا دل کسی انہونی کے خوف سے کانپ اٹھاتا تھا

"تمہارے دادا کی ڈیبتہ ہو گئی ہے۔" نظریں چراتے ہوئے اس نے بتایا

"کیسے؟ وہ تو بالکل ٹھیک تھے ایسے کیسے؟" شاک سے نکلتے وہ بمشکل بولی تھی

"رات کو دل کی دھڑکن بند ہونے کی وجہ سے انتقال ہو گیا ان کا اب چلو جلدی سے۔"

وہ اسے نہیں سن رہی تھی "تو آپ اپنے اسامہ سے ملنے چلے گئے دادا جان آپ جھوٹ بوک رہے تھے کہ آپ اسے بھول گئے ہیں بلکہ حقیقت تو یہ تھی کہ آپ اس سے ملنے کی تیاری کر رہے تھے لیکن میرے دل کو خبر کیوں نہیں ہوئی؟" وہ دل میں ان سے مخاطب تھی آنسو پلکوں کی باڑ پھلانگ کر رخساروں پر لڑھک آئے تھے



~~~~~  
ڈیڑھ سال بعد:

www.kitabnagri.com

لان میں بیٹھی وہ گزرے ہوئے وقت کو سوچ رہی تھی اس ڈیڑھ سال میں کتنا کچھ بدل گیا تھا رمشہ اور ولید کی شادی ہو گئی تھی شادی سے پہلے رمشہ آئی تھی اس سے ملنے معافی مانگ رہی تھی اور اس نے معاف کر دیا تھا فوزان اور آفاق نے مل کر اکیڈمی بنالی تھی اور اب اسی میں مصروف رہتے تھے رائیٹایب کو لے کر اپنے مائیکے چلی گئی تھی اور اب وہیں رہتی تھی ان کی ایک پیاری سی بیٹی بھی تھی ردابہ جو کہ ہو بہو پری کے بچپن کی کاپی تھی طیب اسے امی ابو سے ملوانے لاتا رہتا تھا اور پھپھو وہ اب بھی ویسی ہی تھیں اگر کچھ نہیں بدلاتا تھا تو وہ تھا ان دونوں

کارشتہ ارسلان کی نگاہیں اس سے سوال کرتیں تھیں اور کتنا انتظار مگر اس کے پاس سوائے نظریں چرانے کے اور کوئی جواب نہیں ہوتا تھا.....

ٹھنڈی سانس بھر کر اس نے آسمان پر نظر آتے چاند کو دیکھا تب ہی کوئی اس کے ساتھ آکر بیٹھا وہ جانتی تھی کہ آنے والا کون ہے پھر بھی نظریں گھما کر اسے دیکھا

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟" اسے خود کو دیکھتا پا کر وہ سوالیہ انداز میں بولا

"کچھ نہیں!" نظروں کا رخ موڑنے ہوئے وہ اس نے جواب دیا

"میں تھک گیا ہوں پری اور کتنا انتظار میرا گناہ اتنا بڑا تو نہیں تھا کہ معافی نہ ملے۔" وہ سوال جو آج تک اس کی نظریں کرتی تھیں آج اس کی زبان نے بھی کر دیا تھا

"میں بھی تھک گئی ہوں۔" اس کے کندھے پر سر ٹکاتے وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی

اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی آج پہلی دفعہ اس نے خود سے پیش قدمی کی تھی شاید نفرت کی برف پگھل رہی تھی

"تو اپنی تھکن مجھے دے دو" اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے اس نے نرمی سے کہا تھا

"تم آج بھی مجھ سے محبت کرتا ہو؟"

"میں صرف تم سے ہی محبت کرتا ہوں اور تم سے ہی محبت کرتا رہوں گا ہمیشہ" وہ دل سے بولا تھا

"میں بھی"

"کیا میں بھی؟" اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کرتے اس نے استفسار کیا تھا

کسی نازک سے لمحے میں

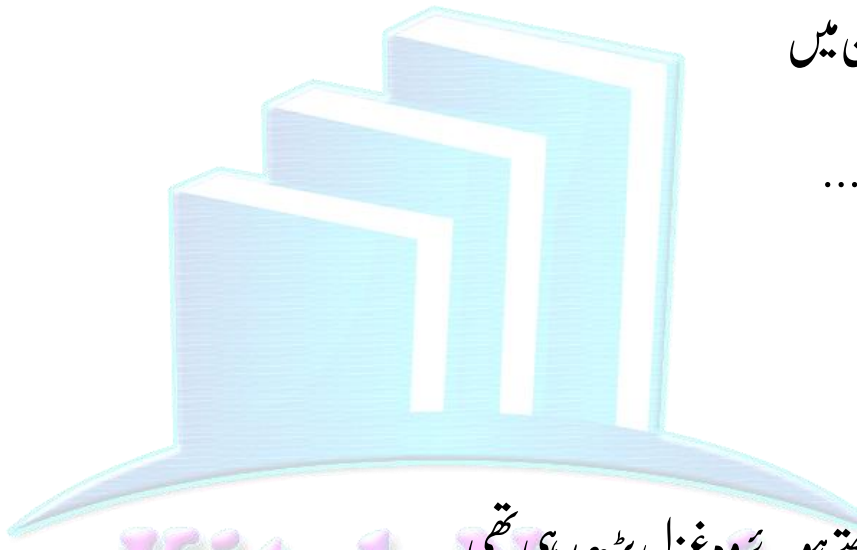
کسی دن شام سے پہلے....

آکر چپکے سے تیرے کان میں

یہ کہہ دوں کہ

مجھے تم سے محبت ہے

تو تم ناراض مت ہونا



اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ غزل پڑھ رہی تھی

اتنے خوبصورت اظہار پر وہ مسکرا دیا تھا

"تم نے مجھے زندگی کی نوید دی ہے پری" اسے سینے سے لگاتے ہوئے وہ بوجھل مجھے میں بولا وہ مسکرا دی

"اور اسامہ؟" چند لمحوں بعد اس نے ارسلان کی آواز سنی تھی

"وہ میری پہلی محبت تھا اور تم میری آخری محبت ہو اس کی محبت دل کے ایک کونے میں دفن کر دی ہے میں نے

اور اس کونے کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا ہے۔" سکون سے آنکھیں بند کیے اس نے جواب دیا تھا وہ مطمئن ہو

گیا تھا پھر درجہ کا کر اس کی پیشانی چومی تھی اور اطمینان سے مسکرا دیا تھا اس خوبصورت اظہار پر چاند بھی مسکرایا تھا

ختم شد

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977